675

سلسلۂ کتب تصوف متعلق رسالہ طریقت لاہور نمبر ۱۰

عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ

الحمد للہ کہ دریں ایام پُرفتن بتقضائے خداوندِ ذوالمنن

ایں کتاب نایاب

موسوم

ذکر الحسن

بحالات بابرکاتِ حضرت شیخ الاسلام شیخ ابراہیم ابوالحسن علی الہاشمی الهنکاری

رضی اللہ تعالےٰ عنہ دادا پیر حضرت پیران پیر رح

مولفہ

صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی ہاکمی مولف انیس الوارثین تذکرہ حمیدیہ وغیرہ

سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق سنہ ۱۹۱۵ء

مطبوعہ حمیدیہ سٹیم پریس لاہور بہ اہتمام بابو نظام الدین صاحب

مستاجر طبع ش

Marfat.com

NIMA SERIES M6010 SHEET 3181

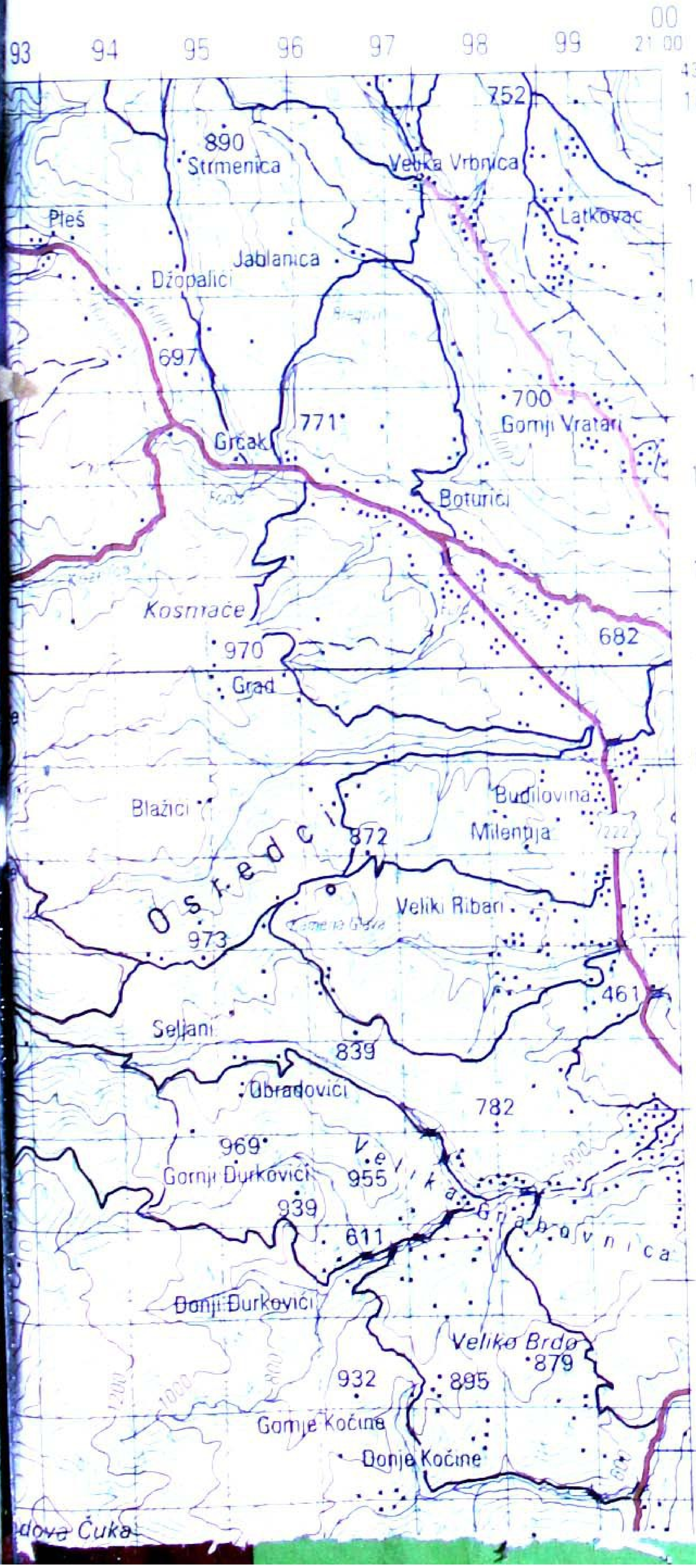

Marfat.com

تصوف

تص
122

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

طریقت

53394

اسلامی تصوف اور اسلامی معلومات کا ایک لاجواب ماہوار رسالہ ہے جس نے بہت تھوڑے عرصہ میں بہت بڑی مقبولیت حاصل کر لی ہے ملک کے نامور اہل قلم اور اہل دل اصحاب کے مضامین اس میں چھپتے ہیں مضامین کے علاوہ بعض بزرگان دین کے حالات بھی اس میں درج ہوئے ہیں بلکہ اب تک علاوہ مردوں کے کئی ایک عارفہ باللہ عورتوں کے حالات بھی اس میں چھپ چکے ہیں نظم کی چاشنی بھی رسالہ کے لطف کو دوبالا کرتی ہے. یاران طریقت کی بات چیت کا کالم اور مہینہ بھر کے مشہور صوفیانہ واقعات کا اندراج اس رسالہ کو باقی صوفیانہ رسالوں سے خاص طور پر ہر دلعزیز بنا رہا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلٰے ہے۔ حجم ماہوار ۶۰ صفحہ سے کم نہیں ہوتا۔ قیمت سالانہ صرف عہ اور ہر خریدار کو مندرجہ ذیل کتب مفت ملتی ہیں۔

(۱) خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرارؒ (۲) حضرت مجدد الف ثانیؒ (۳) حضرت امیر خسرو دہلویؒ (۴) خواجہ بہاؤ الدین مشکل کشاؒ (۵) حضرت فرید الدین گنج شکرؒ (۶) چمن معرفت جس میں تین بزرگان اسلام کے حالات درج ہیں

المشتہر

مینجر رسالہ طریقت لاہور

Marfat.com

دیباچہ

حمد و ستائش کے لائق وہی ذات کبریا ہے۔ جس نے ہمیں دولتِ علم سے سرفراز فرمایا۔ جس کے طفیل ہم کو سلفِ صالحین کے حالات معلوم ہوئے۔ جن سے ہم راہ ہدایت حاصل کر سکتے ہیں اور وصف وثنا بعد ازخدا اس ذاتِ پاک کو سزاوار ہے۔ جس کے دم قدم کی برکت سے ہمیں ظلمت کدہ کفر و عصیان سے رہائی ملی۔ اور نور اسلام نصیب ہوا۔ حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو وہ دین حقہ ملا۔ جو صفحۂ عالم پر تا قیام قیامت اظہر من الشمس رہ کر مخالفین کی آنکھوں کو خیرہ کرتا رہیگا۔ اور جس کی اشاعت سیاست ہی سے نہیں بلکہ بزرگان دین و اولیا کرام کے قدسی نفس سے ہوئی اور ہوتی رہیگی۔ وہ لوگ جو اسلامی ترقی کو محض زور شمشیر کا ثمرہ بتلاتے ہیں یا تو جاہل ہیں یا متعصب۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ موجودہ ہندوستان میں جہانگیر تیغ تو کجا قلم چلاتے بھی ہاتھ لرزتے ہیں۔ اسلام باوجود بے سروسامانی مسلمانان انحطاط پذیر نہیں۔ بلکہ پھیلتا ہی جاتا ہے۔ اسلام کا اثر ہمہ گیر او متعدی ہے۔ اس کی اشاعت اسباب ظاہری کی بہت ہی کم رہین منت

Marfat.com

ہے۔ بہمیں روحانیت ہے۔ اس نے روحانیت ہی کے ذریعہ ترقی
پائی۔ اور روحانیت ہی اس کی روح رواں ہے۔ اسلام جو دین الٰہی
ہے۔ حضور خاتم النبیّین کے عہد میں تکمیل کو پہنچ گیا۔ اب کسی نئی شریعت
کی ضرورت نہیں۔ ہاں جب کبھی مسلمانوں میں جہالت وغفلت کے
آثار نمودار ہونے لگے تو اس امت مرحومہ میں ایسے مردان خدا پیدا
ہوتے رہے جن کے ہاتھوں دیگر انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام کے
معجزات کے ہم پلہ خرق عادات یا کرامات ظہور پذیر ہو کر منکرین کی
رفع حجت ہوتی رہی۔ اور دین حقہ کی اشاعت میں خلل واقع نہ ہوا
اگر ہم نظر غور سے عام مسلمانوں کو دیکھیں تو سوائے چند نیا چہرہ کے،
جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ تمام کسی نہ کسی بزرگ کے ماننے
والے ہوں گے جس سے بآسانی یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ وہ یا
ان کے اسلاف جبراً داخل اسلام نہیں ہوئے۔ بلکہ برضا و رغبت
خود اولیاء اللہ کے ذریعہ سلک ملت حنیفہ میں منسلک ہوئے ہیں
آج کل دہریت کا غلبہ اور روحانیت مفقود ہے۔ اکثر جاہل اپنی
سیاہ باطنی پر مثل ابو جہل قیاس کر کے کرامات اولیاء اللہ سے ٹمسخر
تمسخر اڑایا کرتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو بڑھتے بڑھتے پہلے تو
معجزات انبیاء سے منکر ہو جاتے ہیں۔ اور آخر کار رہا اس نص صریح

کی جس میں ذرا سا بھی ذکر خرقِ عادت ہو تاویل کر کے اپنے مطلب کے موافق معنے بیان کر دیتے ہیں۔ چونکہ ان ظاہر پرستوں کو باطن سے کچھ بہرہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے کام میں مطلق برکت نہیں ہوتی۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے بہت چیختے چلاتے ہیں۔ مگر ایک خاکروب بھی ان کے ہاتھ پر مشرف باسلام نہیں ہوتا۔ چونکہ وہ خود ہی ہیچ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بندگانِ دین کو بھی (نعوذ باللہ) ہیچ خیال کرتے ہیں۔ اور ان کی کرامات کا حال سنکر کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی صاحبِ کرامت نظر نہیں آتا۔ اصل میں ان کا سلسلہ باطن ابوجہل سے جا ملتا ہے۔ جو ظاہرہ اور باہرہ معجزات دیکھکر بھی ایمان نہ لاتا اور ہر بات کو جھوٹی بتاتا تھا۔ حضرت عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی علیہ اللہ تعالے (۱۰۹۱ھ) سے لوگوں نے کہا کہ پہلا زمانہ کیا ہی اچھا تھا کہ اس میں بے شمار بزرگ ہوتے تھے۔ مگر آج کل سوائے آپ کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا کہ دوست کا کارخانہ ہمیشہ معمور ہے۔ ہاں دیدہ بینا اور دل دانا چاہیئے۔ پھر فرمایا ؎

یوسفے ہمراہ خود دارند و واپس مے برند
یک زلیخا ہست گویا دریں بازار نیست

اگر وہ مردانِ خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں تو انکو حضرت صدیق اکبرؓ

Marfat.com

جیسی دیکھنے والی آنکھ پیدا کرنی چاہیئے۔ چشم ابوجہل سے وہ کچھ نہیں دیکھ سکینگے ؎

کارِ نیکاں را قیاس از خود مگیر
زانکہ ماند در نوشتن شیر و شیر

پس بزرگوں کے حالات بابرکات سے وہی لوگ مستفیض اور محظوظ ہو سکتے ہیں۔ جو خدائی طاقت کو جو بارگاہ قادر مطلق سے انبیاء و اولیاء کو عطا ہوئی ہوتی ہے۔ تابع مادیات نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ یقین رکھتے ہوں کہ جس بدیع السموات والارض نے اربع عناصر پیدا کئے ہیں۔ اس کی طاقت اس کے حسب ارادہ ان پر حکومت بھی کر سکتی ہے۔ خالق جس طرح چاہے۔ اپنی مخلوق سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتا ہے۔ مخلوق اس کی محکوم فرمان ہوتی ہے نہ کہ وہ بعض کور باطنی اشخاص بزرگونکے حالات قلمبند کرنے والوں پر یہ الزام لگادیا کرتے ہیں۔ کہ وہ خوارق عادات کی روایتیں خود گھڑ لیتے ہیں سُبۡحٰنَکَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِیۡمٌ۔

بخدا یہ ایک بدترین کذب و افترا ہے اور میں پھر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ لوگ بزرگوں کو اپنے پر قیاس کر لیتے ہیں۔ هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ۔ کبھی نابینا بینا کے برابر ہو سکتا ہے؟

Marfat.com

نہیں اور ہرگز نہیں۔ جن لوگوں کو چشم بصیرت عطا ہی نہ ہوئی ہو۔ وہ رموز اہل باطن کیا سمجھ سکتے ہیں۔

منشی محمد الدین صاحب فوقؔ نے جو حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے سوانح عمری قلمبند کئے۔ اور خرق عادت کا کم ذکر کیا۔ تو ایک مرزائی اڈیٹر نے آپ کی بڑی تعریف کی۔ کہ آپ نے برخلاف سنت اللہ واقعات معرض تحریر میں لانے سے اجتناب کیا۔ مگر اگر وہ بے بصیرت اڈیٹر غور کرتا تو اُسے معلوم ہوتا کہ حضرت داتا علیہ الرحمۃ۔ جیسے جلیل القدر بزرگ کے ساتھ تو بآسانی کرامات منسوب ہو سکتی تھیں مگر کوئی بغیر سند کے کیوں تحریر کرتا۔ بزرگان دین اظہار کرامات پر مضطر ہوتے ہیں جب خداوند تعالے چاہتا ہے۔ ان سے خرق عادت ظاہر کرا دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ حضور داتا علیہ الرحمۃ سے بہت سے خوارق ظہور پذیر ہوتے ہوں۔ مگر اسوقت کسی نے ان کو قلمبند نہ کیا ہو۔ پس یہی واقعہ اس امر کی دلیل ہے کہ بزرگوں کے حالات متبرکہ میں کذب و غلو کا دخل نہیں ہوتا۔

میں اس حقیقت کو اپنے خاندانی بزرگوں کے حالات سے ثابت کر سکتا ہوں۔ جد امجد پیر فرخ بخش صاحب نے اذکار قلندری میں اپنے ہر دو بھائیوں (حضرت مراد شاہؒ اور قلندر شاہؒ) کی بزرگی کی تصدیق کی

ہے حضرت موخر الذکر کی کئی کرامتیں لکھی ہیں۔ مگر اول الذکر کی کوئی تحریر نہیں کی۔ اگر کرامات کا ذکر بغیر وجود ہی کے کیا جاتا ہوتا۔ تو پیر مراد شاہ علیہ الرحمۃ کی طرف بھی کئی خوارق عادات منسوب کر دیئے جاتے۔ کیونکہ حضرت قلندر شاہؒ کو فیض زیادہ تر آپ ہی سے پہنچا تھا مگر نہ جناب فرح بخش صاحب کو ان کی کسی کرامت کا علم ہوا۔ اور نہ آپ نے بیان کی۔

حضرت شیخ المشائخ جناب ابو الحسن علی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کرامت کا ذکر ابھی تک میں نے کسی کتاب میں نہیں پڑھا پس اگر خرقِ عادت کا ذکر محض فعل اختراعی ہوتا۔ تو آج تک بیسیوں خوارق عادات ایجاد کر لئے جاتے۔ مگر چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے ایسا نہیں ہوا۔ پس بہتان باندھنے والے سیاہ باطنوں کو بدظنی سے توبہ کر لینی چاہئے۔ اور کرامات کا انکار کر کے عذاب و نکال ہول لینے سے ڈرنا چاہئے۔ وما علینا الا البلاغ

مجھے اس کتاب کی تیاری میں مفصلہ ذیل کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑی ہے :۔ (۱) مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین (۲) قلمی اذکار قلندری (۳) قلمی نسب نامہ منظومہ حضرت پیر نبی بخش۔ (۴) شجرات المشائخ والاولیا مولفہ مولوی محرم علی صاحب چشتی (۵)

Marfat.com

مراۃ العاشقین (۶) سفینۃ الاولیا (۷) گنجینہ سروری - (۸) شجرات فرمانروایانِ اسلام (۹) تاریخ الخلفا مولفہ حضرت جلال الدین سیوطی (۱۰) نسب نامہ کلاں (۱۱) تذکرہ ابونجیبؒ (۱۲) قلمی تذکرہ حمیدیہ۔ (۱۳) قلمی تذکرہ قطبیہ (۱۴) تاریخ ہندوستان - اگرچہ میں نے کوئی واقعہ بغیر تحقیق کے نہیں لکھا - پھر بھی میں ان صاحبوں کا نہایت ممنون ہونگا - جو مجھے میری کسی فروگذاشت سے مطلع فرمائیں گے -

خاکسار

غلام دستگیر نامی جمعہ ۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۳۳ھ

Marfat.com

حضرت ہنکاری کے قومی فضائل و مکارم

حضرت شیخ الشیوخ ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ قرشی الہاشمی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس جگہ آپ کے شرف قومی کا اظہار کر دیا جائے۔ صحیح مسلم میں ہے :۔

(۱) اِنَّ اللہ تعالےٰ اِصْطَفٰی کِنَانَہ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَہ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ ھَاشِمًا وَ اصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ یعنی اللہ تعالےٰ نے اولاد اسمٰعیل میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا۔ اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو۔

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ مجھ سے قوموں کی بابت کیا پوچھتے ہو ؟ سنو بتحقیق اللہ تعالےٰ نے سات آسمان پیدا کئے پس سب سے اوپر کے آسمان کو اپنا مسکن بنایا۔ اور باقیوں میں اپنی مخلوق آباد کی۔ اور سات زمینیں پیدا کیں۔ اور ان میں سے زمین بالا کو برگزیدہ کر کے اس میں خلقت کو بسا دیا۔ اور اس میں سے آدم کو چن لیا۔ پھر بنی آدم میں سے عرب کو برگزیدہ کیا۔ ان میں

Marfat.com

سے مضر کو۔ ان میں سے قریش کو۔ ان میں سے بنی ہاشم کو۔ ان میں سے مجھ کو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پس میں تمام برگزیدگان میں سے برگزیدہ شدہ ہوں۔ پھر فرمایا۔ فَمَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَبِحُبِّیْ اَحِبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ یعنے جس شخص نے عرب سے محبت کی ہے۔ تو میرے باعث ہی اُن سے محبت کی ہے۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا ہے تو اس نے میرے باعث ہی اُن سے بغض رکھا ہے۔

(۳) حضرت جعفر ابن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آکر بیان کیا کہ یا محمد خداوند پاک نے مجھے بھیجا۔ اور میں نے زمین کو شرقاً و غرباً اور سہلاً و جبلاً چھان مارا۔ مگر مجھے کوئی ذی روح عرب سے اچھا دکھائی نہ دیا۔ پھر مجھے حکم ہوا کہ میں عرب میں نگاہ دوڑاؤں تو مجھے کوئی قبیلہ مضر سے بڑھکر دکھائی نہ دیا۔ پھر میں نے حسب الحکم ایزدی مضر میں چکر لگایا تو مجھے کوئی ذی حیات کنانہ سے برتر نہ ملا۔ پھر بہ تعمیل ارشاد باری جب میں نے کنانہ میں بنظر انتخاب دیکھا تو مجھے کوئی متنفس قریش سے بڑھکر دکھائی نہ دیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے مجھے ان میں

Marfat.com

طواف کرنے کا حکم دیا تو میں نے بنی ہاشم سے کسی کو برتر نہ پایا۔ پھر مجھے حکم ہوا کہ میں بنی ہاشم سے ایک کو منتخب کروں تو میں نے یا رسول اللہ آپ سے بڑھ کر کسی کو بھی بہمہ صفت موصوف نہ پایا (از مشکوٰۃ)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَکَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس امر (دین) میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ ان میں سے مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور ان میں سے کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔

(۵) شرح کبدانی میں ملا سعد الدین تفتازانی تحریر فرماتے ہیں اٰلِ رَسُوْلِ مِنْ حَیْثُ النَّسَبِ اٰلُ عَلِیٍّ وَّ اٰلُ جَعْفَرٍ وَّ اٰلُ عَقِیْلٍ وَّ اٰلُ عَبَّاسٍ وَّ اٰلُ حَارِثِ ابْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ۔ نیز کتاب سعادت نقل کنز العباد میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ از روئے نسب علیؓ، جعفرؓ، عقیلؓ، عباسؓ اور حارثؓ ابن عبد المطلبؓ کی اولاد میری آل ہے۔ اسی مضمون کی حدیث شفائے قاضی عیاض میں بھی منقول ہے

Marfat.com

(۲) فضل الخطاب میں لکھا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حُرِّمَتْ جَنَّتُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَیْتِیْ اَوْ اٰذٰی
عِتْرَتِیْ وَمَنْ صَنَعَ صَنِیْعَةً لِاَحَدٍ مِنْ وُلْدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
لَمْ یُجَازِهٖ عَلَیْهِمَا فَاَنَا اُجَازِیْهِ عَلَیْهِمَا اِذَا لَقِیَنِیْ یَوْمَ
الْقِیَامَةِ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت
اس شخص پر حرام ہے جو میرے اہل بیت پر ظلم کرے۔ یا جو میرے
خاندان کو ایذا پہنچائے۔ اور جو کوئی فرزندانِ عبد المطلب میں سے
کسی ایک کے لئے کوئی کام کرے۔ اور وہ اسے عوض نہ دے تو
میں قیامت کے روز جب وہ مجھ سے ملیگا۔ تو میں اسے عوض دونگا
تنبیہ قریشی ہاشمی مذکورہ بالا اقوال سے مغرور نہ ہوں کیونکہ
محض عالی خاندان ہونا جب تک اعمال اچھے نہ ہوں کچھ قدر و
قیمت نہیں رکھتا۔ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے وَجَعَلْنَا
کُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰکُمْ ترجمہ (اور ہم نے تمہاری جماعتیں اور قبیلے بنائے تاکہ
تم باہم پہچان رکھو دیگر تحقیق اللہ کے نزدیک تم سب میں بزرگ
وہ ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہو)
دیکھو جب حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کا بیٹا غرق ہوتا

Marfat.com

علوِ قدر این قوم شرفناک | بود برتر ز وصفِ عقل و ادراک
سلامے عطر ساں چوں نافۂ چیں | درودے چوں نسیم صبح مشکیں
نثارے تربت پُر نور ایشاں | قرینِ روضۂ معمورِ ایشاں

ہاشمیوں کیلئے کیا کچھ حرام ہے:

ازروئے احادیثِ صحیحہ آلِ حارث بن عبد المطلب اُن پنجگانہ آل میں سے ایک ہے۔ جن کو حضرت نبی علیہ السلام نے اپنی آل شمار کیا ہے۔ اور ان کو لوگوں کے ایلچی بننے اور صدقہ وخیرات وزکوٰۃ لینے سے منع فرمایا اور خمس حسبِ دلت و پنجم عصہ کا حقدار ٹھیرایا ہے۔ صرف بنی ہاشم ہی کو نہیں۔ بلکہ ان کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ لینا حرام ہے سہ

بشانِ محمد علیہ السلام | زکوٰۃ است برآلِ ہاشم حرام
پسند است آں قوم را ایں شرف | کہ پاک اند چوں دُر بجوفِ صدف

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ وخیرات وغیرہ کو لوگوں کے مالوں کی میل بیان کیا ہے۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کی قوم کے واسطے جائز نہیں۔ جو قوم جو دوسروں کا دستِ نگر رہنے کی عادی

صفحہ نمبر ۱۱ کا بقیہ ... شیعہ ... بمخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ اور کفار کی رسم ورواج کے پابند ہو کر شریعت ... سے علانیہ انکار کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

ہو جائے۔ وہ ہمیشہ مقہور و مغلوب رہتی ہے۔ ہاشمیوں کو خود کمانا اور لوگوں کو کھلانا چاہیئے۔ نہ کہ خود بیکار رہنا۔ اور دوسروں کی کمائی پر گزارا کرنا۔ ہمارے بعض بھائیوں نے محض نذر و نیاز کو اپنا ذریعہ معاش مقرر کر رکھا ہے۔ جو نہایت پستی کی علامت ہے وہ در بدر پھرنے کی ذلت گوارا کر لینگے۔ مگر کوئی ہنر کر کے اکتساب رزق کرنا اپنے لئے موجب عار سمجھیں گے۔ اسی وجہ سے دوسروں کے اس قدر دست نگر ہو گئے ہیں کہ اپنے قومی خصائص کا ایک شائبہ بھی ان میں باقی نہیں رہا حتیٰ کہ ان کے طرز معاشرت اور بود و باش پر ہندوانہ رنگ چڑھ گیا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ وہ عربی النسل ہے ہی نہیں۔ خدا ہدایت دے

حضرت شیخ ہنکاری علیہ الرحمۃ کا شجرہ نسب

حضرت شیخ الشیوخ ابوالحسن علی ہنکاری کا سلسلہ نسب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور رضاعی بھائی حضرت زید الملقب بابی سفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب سے ملتا ہے۔ ہماری خاندانی کتب تذکرہ حمیدیہ۔ تذکرہ قطبیہ اذکار قلندری۔ اور نسب نامہ مولفہ حضرت پیر نبی بخش رحمۃ اللہ علیہ میں

Marfat.com

آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یوں ملایا گیا ہے۔

صدرالکرام ماحی بدعت وظلام عاشق واصل عارف کامل محبوب اللہ باری شیخ الشیوخ ابراہیم ابوالحسن علی ہاشمی النکاری رضی اللہ عنہ بن حضرت شیخ محمد جعفر بن حضرت شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شریف عمر بن شیخ شریف عبدالوہاب بن حضرت ابوسفیان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

افسوس مجھے باوجود کوشش بسیار اور کسی کتاب سے آپ کا شجرۂ نسب معلوم نہیں ہوسکا۔ آپ کا مختصر تذکرہ تو کئی کتابوں میں ہے۔ مگر مکمل شجرہ کہیں درج نہیں۔ کتاب سفینۃ الاولیا مولفہ شہزادہ دارا شکوہ۔ خزینۃ الاصفیا۔ حدیقۃ الاولیاء اور گنجینہ سروری مولفہ مفتی حاجی غلام سرور صاحب مرحوم لاہوری سب کی سب اس بارے میں خاموش ہیں۔ کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد اول میں صرف اسقدر لکھا ہے کہ نام آپ کا علی بن یوسف بن جعفر القرشی النکاری ہے۔ اور کنیت ابوالحسن اور لقب شیخ الاسلام

پچھلے سال قاری شاہ سلیمان صاحب سے جو اس بارے میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خود بہت تلاش کی ہے۔ مگر کہیں

Marfat.com

شجرہ نسب نہیں ملتا۔ اس لئے آپ نے مذکورہ بالا شجرہ کی نقل مجھ سے لے لی جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اس میں سے چند بزرگوں کے نام مفقود معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت شیخ الحوانؒ کے بزرگانِ خاندان

حضرت ابوسفیانؓ

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدا سے حال میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ اور مسلمانوں کی روز افزوں ترقی دیکھ کر روم میں چلے گئے۔ قیصر سے ملاقی ہوئے اس نے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا میرا نام ابوسفیان ہے۔ اور حارث بن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ تب اس نے کہا کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تم حضرت محمد بن عبداللہ کے چچازاد بھائی ہوئے۔ یہ سنکر آپ بڑے متاسف ہوئے۔ اور دل میں کہنے لگے کہ کہ سے بھاگ کر میں روم میں پہنچا۔ افسوس مجھے تو یہاں کوئی پہچانتا نہیں۔ بلکہ اگر میری شناخت ہوتی ہے تو محمد کے طفیل ہی ہوتی ہے۔ اس واقعہ سے آپ کے دل میں اسلام کی محبت جاگزین ہوئی۔ اور حضور نبوی علیہ السلام میں حاضر ہو کر تقصیرات ماضی سے معافی چاہی جو آپ

ذات رؤف الرحیم نے بخندہ پیشانی دے دی۔ اور آپ کی تمام سابقہ گستاخیوں کو جو بصورت ہجو گوئی وغیرہ آپ سے سرزد ہوئی تھیں۔ نظر انداز کردیا۔ پس اس دن سے آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے زمرہ میں شمار ہونے لگے۔ اور ہمیشہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر رہ کر سعادت دارین سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ چنانچہ جنگِ حنین میں آپ نے بمقابلہ کفار بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے۔ اس جنگ میں جب مسلمان کثرت کفار سے مرعوب ہو کر بھاگ رہے تھے۔ اس وقت جن اصحاب نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا تھا۔ ان میں سے ایک ابوسفیان بھی تھے۔

جنگِ حنین

میں آنحضرتؐ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ (میں نبی ہوں۔ اور اپنے قول میں سچا ہوں میں عبد المطلب کا فرزند ہوں)۔ محمدؐ بن اسحٰق شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ حنین کی طرف روانہ ہوئے میں اس نیت سے ساتھ ہو لیا کہ موقعہ پا کر آپ سے اپنے باپ اور بھائی کا انتقام لونگا۔ چنانچہ جب گھمسان کا رن پڑا اور مسلمان منہزم ہونے

لگے میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم اونٹ سے نیچے اترے ہوئے ہیں پس میں نے تلوار کھینچ کر دائیں جانب سے آنحضرتؐ پر حملہ کرنا چاہا مگر ادھر حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کو مستعد کھڑا پایا۔ جو آنحضورؐ پر سے گرد دور کر رہے تھے میں نے سوچا کہ یہ آپؐ کے چچا ہیں۔ میں اس طرف سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس میں نے بائیں جانب سے تکمیل ارادہ کا قصد کیا مگر وہاں آپ کے ابن عم ابو سفیان بن حارث کو موجود پایا۔ تب جانب پشت سے بھی پہنچ کر پیچھے عقب سے حملہ کرنے کو بڑھا ہی تھا۔ تو تلوار کھینچ کر وار کرنے ہی کو تھا کہ ناگہاں میرے اور ان کے درمیان ایک بجلی جیسا تیز شعلہ آتش دکھائی دیا جو قریب تھا کہ مجھے جلا دے۔ گھبرا کر میں نے ہاتھ خوف کے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا۔ اِذْھَبْ عَنِ الشَّیْطَان (شیطان سے دور ہو جا) میرے دل سے تمام خیالات مخالفت دور ہو گئے۔ اور میں نے کفار سے لڑنا شروع کر دیا۔ بخدا اگر اس وقت میرا باپ زندہ ہوتا۔ اور حضور علیہ السلام کے مخالف لڑنے آتا۔ تو میں اسے بھی قتل کر دیتا۔

ارشاد نبوی

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابو سفیان سید الفتیانِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (ابوسفیانؓ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔)

Marfat.com

مزار

حضرت ابوسفیانؓ کا مزار مدینہ منورہ میں قبہ حضرت عقیل بن عبد المطلب میں ہے۔

ترجمہ مرثیہ

شیخ شہر اللہ جامع حالات حضرت سلطان محمد الدین حاکم فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوسفیانؓ بن حارث بن عبد المطلب نے عربی میں مرثیہ کہا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

زہے خواب بر چشم من بستہ شد	ز درد این تن زار من خستہ شد
دلم ہست بریان و جانم گداز	کہ روزِ مصیبت رسیدہ دراز
بجز گریہ ہمارم ندارم کسے	ازاں دم بدم سیل رانم بسے
دراں شب مصیبت بما سخت گشت	کہ پیغمبرؐ ما ز دنیا گذشت
ازیں صاعقہ شد بسے دل کباب	وزیں واقعہ شد جہانہا خراب
دریغا کہ من بعد روح الامیں	نیاید بہ پیغام روئے زمیں
دریغا کہ پیغمبر ما برفت	رہا کرد ما را وتنہا برفت
رسولے کہ زو شد زدلہا دوود	بقرآں رہ امتاں مے نمود
اگر فاطمہؓ زار گریہ رواست	وگر ہست مردن دریں غم سزاست

Marfat.com

ولے چوں رہے ست نے تقدیر نیست | بجز صبر و رماں و تدبیر نیست
ہمے سا نحو رسند وے را بداں | کہ ہستنت پدر بہترین جہاں
گر از تو نہاں شد نبوت چہ باک | کہ او زندہ است اندریں خاک پاک

سوز دل فاطمہ رض

حضرت بی بی فاطمہ رض کی زبان سے جو کچھ نکلا ان کو ان اشعار
میں قلمبند کیا گیا ہے ؎

ہر آنکس کہ ایں روضۂ پاک را | ببوسد ببوید ہمے خاک را
مشامش معطر کند آں زمیں | دگر مشک او خر ببوید یقیں
اگر ایں حوادث کہ بر من رسید | دگر ایں مصائب کہ جانم کشید
دمے بر رخ روز آید زسوز | شود تیرہ چوں لف شب روز

حضرت ابو سفیان رض کے بھائی

سیدنا ابو سفیان رض کے تین بھائی تھے (۱) شیخ المہاجرین حضرت
عبیدہ رض جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے ان کے شہید ہونے کی کیفیت
یہ ہے کہ کفار نو سو پچاس سپاہی سات سو شتر سوار لیکر چڑھ
آئے مسلمانوں کے پاس صرف تین سو دو نمازی ستر شتر سوار
دو اسپ۔ چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں۔ لشکر مشرکین میں سے
عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ولید اور ولید بن عتبہ نے میدان میں آکر

Marfat.com

مبارز طلب کئے۔ اُدھر سے تین مردانِ میدان قبیلہ انصار سے مقابلہ کو نکلے۔ دشمنوں نے دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو۔ انھوں نے کہا ہم انصاری ہیں۔ مشرکوں نے جواب دیا "ہم اپنے ابنائے اعمام کو طلب کرتے ہیں"۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے آواز بلند کہا "اے محمد (صلعم) ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے ہماری کفو کے آدمی بھیجو"۔ حضور علیہ السلام نے حضرت عبیدہؓ۔ حمزہؓ اور علیؓ کو مقاتلہ کا حکم دیا جو فوراً علی الترتیب عتبہ۔ شیبہ اور ولید کے مقابل جا ڈٹے۔ حضرت علیؓ اور حمزہؓ نے تو اپنے حریفوں کو جہنم واصل کر دیا مگر عبیدہؓ مع اپنے مقابل کے سخت مجروح ہو گئے۔ جب حضرت علیؓ اور حمزہؓ نے فی النار کر دیا۔ حضرت عبیدہؓ اٹھا کر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں لائے گئے۔ آپکی پنڈلی سے مغز نکلا ہوا تھا۔ حضورؐ کو دیکھکر عرض کیا کہ جناب رسالت پناہ میں جو میدانِ کارزار میں جان بحق تسلیم نہیں ہوا۔ شہادت کے درجہ پر فائز ہوا ہوں یا نہیں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ اے عبیدہؓ خوش ہو کہ تم شہیدوں کے سر دفتر ہو۔ پس آپ بدر سے واپس آتے ہوئے بمنزلہ ردحا جان بحق تسلیم ہو گئے (ماخوذ از قلمی اذکار قلندری بحوالہ پیغمبر نامہ منظومہ سیوا) ۔ دوسرے بھائیوں

53394

Marfat.com

کے نام نوفل اور مغیرہ تھے۔ ایک اور بھائی طفیل نامی بھی تھے۔

فرزندان سیدنا ابوسفیان رضؓ

حضرت ابوسفیان رضؓ کے چار بیٹے تھے (۱) حضرت عبدالواحد رضؓ جو حضرت خواجہ حسن بصری رحؒ کے خلیفہ دوم تھے۔ آپ نے خواجہ کمیل رہا کمیل ابن زیاد سے بھی خرقہ خلافت پہنا تھا۔ اور ارادت سے پہلے چالیس سال آپ نے مجاہدہ کیا تھا۔ آپ ہمیشہ صائم رہتے تھے۔ اور تین دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے۔ آپ ۲۷ صفر ۱۷۷ھ کو بصرہ میں جہان بحق تسلیم ہوئے (۲) حضرت شیخ شریف عبدالوہاب رضؓ (۳) جعفر رضؓ (۴) ربیعہ رضؓ ایک کتاب میں ان کو ابن حارث لکھا ہوا ہے۔ حضرت (۲) ہی کی اولاد سے شیخ ابوالحسن ہنکاری ہیں

اجداد شیخ ابوالحسن

حضرت شیخ عبدالوہاب بن زید اپنے بھائی عبدالواحد بن زیدؒ سے صحبت رکھتے تھے۔ اپنی قوم میں شریف اور عزیز تھے۔ احکام شریعت پہ قائم۔ ورع و پرہیز میں یگانہ عصر اور عشق خدا و محبتِ مولا میں متمنائے روزگار تھے۔

حضرت شیخ عمر رضؓ اپنے والد بزرگوار شیخ شریف عبدالوہاب رضؓ سے صحبت رکھتے تھے۔ آپ صاحب علم و حلم تھے۔ اور فقر و فنا میں

Marfat.com

آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا ۔

هر دم و آن با خدا مے بود ۔ از کدورات با صفا مے بود
سر توحید داشت در دلِ خویش ۔ درد در سینہ داشت بیش از بیش

حضرت شیخ محمدؒ اپنے پدر عالی قدر شیخ عمرؒ سے فیض یافتہ تھے ۔ آپ سلیم الطبع اور رقیق القلب مرد تھے ۔

هر زماں رہ سوئے خدا میداشت ۔ چشم حق الیقین و امید اشت
سینہ از عشق داشت مالا مال ۔ دل پر از یادِ ایزدِ متعال
یکدم از یادِ حق نہ خالی بود ۔ محرم سر لا یزالی بود

حضرت شیخ یوسفؒ اپنے والد ماجد شیخ محمدؒ سے صحبت رکھتے تھے ۔ آپ مردِ صاحب ورد تھے ۔ عشق خدا سے اپنا دل لگائے ہوئے اور محبتِ مولے میں دل و جان باختہ تھے ۔

دُر دریائے لا اُبالی بود ۔ مظہرِ عشقِ لا یزالی بود
نکتہ دانِ علوم فضل و کمال ۔ حاملِ جلوۂ جمال و جلال
نو بہارِ حدیقۂ اسرار ۔ نو گلِ گلشنِ اولو الابصار
جوشِ مواج بحر عرفاں بود ۔ راز دارِ رموز سبحاں بود
حب غیر از خدا بسینہ نداشت ۔ خویش را در میان خود نگذاشت
تا کجا وصفِ او کنم تحریر ۔ ہست افزوں ز حیطۂ تحریر

Marfat.com

یوسفِ مصرِ شوقِ مولےٰ بود
زاں سبب گوئے حسن وعشق ربود

حضرت ممدوح یعنے حضرت شیخ یوسفؒ نے بنی امیہ کی ہرج مرج سے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ وقوع پذیر ہوئی - مدینہ منورہ کی سکونت چھوڑ کر جبل ہنکار کی اقامت جو قبۃ الاسلام بغداد شریف کے حوالی میں ہے - اختیار کرلی اکثر اہل طلب کو ان سے حسب القسمت ہنکار میں فیض دوجہانی اور دولت جاودانی حاصل ہوئی -

حضرت شیخ محمدؒ اپنے پدر بزرگوار شیخ یوسفؒ سے فیض یاب ہوئے - آپ اپنے وقت کے اوحد دہر اور فرید عصر تھے - جو جو ریاضتیں اور مجاہدے اس سالک طریق طریقت نے کئے ان کی تحریر سے قلم و زبان عاجز و قاصر ہے ؎

کمیتِ کلک را قدرت کجا تا اندریں میداں
بصد چالاکی وچستی اگر خواہد کند جولاں
کہ خنگ وہم از پویہ دریں وسعت فرو ماند
چہ یارائے تفکر را دریں رہ اسپ خود راند
مگر برحسب قدر خویشتن آمد ضرورہ ایںجا
کہ در میدانِ وصفِ او جہانم اسپ ہمت ماند

ہمیشہ لازم احوالِ ذاتِ آن ولی بودہ
کہ جز ذاتِ خدا یک دم دریں عالم نیا سودہ
شمردے ہر دمے خود روز و شب باسم ذات او
گہے مشغولِ ذاتِ او گہے محوِ صفات او
گہے مستغرقِ وحدت گہے در کثرتش حیران
گہے ترسان ز قہرِ او گہے بر رحمتش نازاں
بہر احوال سازش با خدا اعراض از دنیا
رجوعِ خاطرش پیوستہ اندر حضرتِ مولیٰ

حضرت شیخ محمد پر ایک یہ لطفِ ایزدی ہوا کہ آپ کی صلب سے شیخ الشیوخ حضرت ابوالحسن ہنکاری جیسے فرزند گرامی متولد ہوئے۔

حضرت شیخ ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری رض

کسی کتاب میں آپ کا نام محمدؒ بن محمودؒ۔ کسی میں علیؒ بن محمودؒ۔ کسی میں علی بن یوسف۔ اور کسی میں علی بن محمدؒ لکھا ہوا ہے ہماری خاندانی کتب میں ابراہیم مندرج ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کا نام ابراہیم لقب یا کینت ابوالحسن اور باپ کا نام علی ہو۔ مگر چونکہ اکثر کا اس بات

Marfat.com

پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام نامی علیؒ ابن محمدؒ ہے۔ اسی لئے یہی درست سمجھنا چاہئے۔ مسالک السالکین میں آپ کے دادا کا نام جعفر لکھا ہے مگر نسب نامہ پیر نبی بخش میں مسطور ہے کہ شیخ محمدؒ کا نام ہی جعفرؒ ہے غالباً محمد جعفر میں اضافت کر کے اسے ایک ہی نام تصوّر کر لیا گیا ہے۔ آپ در ۴۰۹ھ ہنکار میں عالم ظہور میں آئے۔ مسالک السالکین میں لکھا ہے کہ ہنکار موصل میں ایک گاؤں ہے۔ اس وقت بغداد میں عباسیہ خاندان کے پچیسویں ۲۵ خلیفہ القادر باللہ کی رجو ۳۸۱ھ سے ۴۲۲ھ تک تخت خلافت پر رہا) حکومت تھی۔ یہ خلیفہ صاحب دیانت۔ تہجد خواں اور بڑا فقیہہ تھا۔ اس نے ایک کتاب فضائل صحابہ اور تکفیر معتزلہ وغیرہ میں لکھی تھی۔ آپ کی پیدائش سے انیس سال پیشتر تک ہسپانیہ (سپین) جس کو ۹۱ھ میں مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ بنی اُمیہ کے ایک ہی زبردست خلیفہ کے زیر اقتدار چلا آتا تھا۔ مگر اب اس میں اختلافات اور انقلابات کا بازار گرم ہو چلا تھا۔ اور اس میں مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی خود مختار سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔ بہر حال یہ وہ زمانہ تھا جبکہ اہل اسلام بحر الکاہل سے لے کر دریائے سندھ تک اور سپین سے دریائے نیل کی آبشاروں تک فرمانروا تھے۔

Marfat.com

افسوس مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ نے علم ظاہری حاصل کرنے کے لئے کس اُستاد کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا۔ مگر چونکہ آپ بلقب شیخ الاسلام مشہور ہیں۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ آپ اپنے وقت کے فاضل اجل اور عالم بے بدل تھے آپ کا زہد و اتقا مسالک السالکین میں مرقوم ہے کہ "آپ مقتدائے اہلِ زمان اور مشائخ دوران سے اور بڑے صاحبِ کرامات وخوارقِ عادات اور صائم الدہر و قائم اللیل تھے منقول ہے کہ آپ بعد تین روز کے لقمہ طعام کھاتے تھے۔ اور نماز عشاء و تہجد کے درمیان دو ختم قرآن کرتے تھے"۔

شیخ ابو الحسن کے زمانہ میں خلافت بغداد کی حالت

بغداد کی خلافت کا صرف نام ہی نام باقی رہ گیا تھا۔ کبھی یہ سلطنت ایک ہی خلیفہ کے زیر نگین ہونے کی وجہ سے عروج و اقتدار میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ مگر اب اس میں زوال آگیا تھا۔ اب یہ کثیر التعداد خاندانوں میں بٹ گئی تھی جن میں سے کوئی خاندان سوائے خلفائے فاطمیہ مصر کے شہنشاہی کے استحقاق کا دعوے نہیں کرسکتا تھا۔ ہسپانیہ۔ افریقہ بعہ باوقعت

Marfat.com

صوبۂ مصر مدت سے تخت بغداد کی حلقہ بگوشی سے آزاد ہو چکے تھے شام کا شمالی حصہ اور الجزیرہ عرب سرداروں کے قبضہ میں تھا جن میں سے بعض شاہی خاندانوں کے بانی ہوئے۔ ایران خاندان بویہ کے مختلف شہزادوں میں منقسم تھا جن کے خیالات تشیع نے کٹھ پتلی خلفائے بغداد کی برائے نام عظمت بھی باقی نہ رکھی تھی۔ یہ خاندان ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے سے عام طور پر اسلامی قوت کو ضعیف کرتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کے اس پولیٹکل ضعف و نفاق کو دور کرنے کے لئے اس وقت نہایت قوی الاثر دوا کی ضرورت تھی۔ جو سلاجقہ اتراک کی ذات سے حاصل ہو گئی۔ یہ ترک مشرف باسلام ہونے سے پیشتر بالکل کندۂ ناتراش خانہ بدوش تھے۔ اور شہری زندگی کی انہیں خبر بھی نہ تھی۔ مگر خداوند تعالیٰ کو انہیں اوج کمال پہ پہنچانا اور اسلامی حکومت کو نابود ہونے سے بچانا منظور تھا۔ پس انہیں دولت اسلام سے مالا مال کر دیا گیا جس سے انکی کایا پلٹ ہو گئی یہ لوگ مسلمانوں کی مرتی ہوئی سلطنت میں از سر نو روح پھونکنے کے لئے بڑھے۔ اور فی الواقعہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے۔ سلاجقہ برق و باد کی طرح ایران۔ الجزیرہ۔ شام اور ایشیائے کوچک سے گذرے۔ جس ملک نے مزاحمت کی اسے تاخت و تاراج کر ڈالا

Marfat.com

اور جس سلطنت سے دوچار ہوئے اسے اپنے زیر اقتدار کر لیا۔
ان فتوحات کے سیلاب کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسلامی ایشیا افغانستان
کی مغربی سرحد سے (جس سے پرے محمود غزنوی کا خاندان حکمران
تھا۔) بحیرۂ روم تک پھر ایک بادشاہ کے قبضہ میں آگیا اور عیسائیوں
کی بازنطائن سلطنت کی پیشقدمی کا انسداد ہو گیا۔

خاندان سلاجقہ میں سے دو بھائی طغرل بیگ و چغر بیگ اتنے
طاقتور ہو گئے کہ وہ خراسان پر حملہ کرنے کے قابل ہو سکے۔
چنانچہ غزنوی افواج کو چند بار شکست دینے کے بعد وہ بعض بڑے
بڑے شہروں پر متصرف ہو گئے ۴۲۹ھ میں مرو کی مساجد میں
چغر بیگ داؤد کا خطبہ شہنشاہ کے خطاب سے پڑھا گیا اور
اسی طرح اس کے بھائی طغرل بیگ کا نیشاپور میں۔ ہرات۔ بلخ۔ جرجان
خوارزم اور طبرستان کا بھی بسرعت الحاق ہو گیا۔ ۴۳۳-۳۴ھ
میں جبل ہمدان۔ دینا ور۔ حلوان۔ رے۔ اصفہان مفتوح
ہوئے طغرل بیگ ۴۴۷ھ میں بغداد میں داخل ہوا۔
اور اس شہر خلافت میں بخطاب سلطان اس کے نام کا اعلان
ہوا۔ ۴۵۴ھ میں خلیفہ القائم بامر اللہ نے ردوکد بسیار اور
امکانی کوشش مدافعت کے بعد اپنی بیٹی کی شادی طغرل بیگ

Marfat.com

سے کر دی جو اپنی قسم کی پہلی شادی تھی۔ کیونکہ اب تک کوئی عباسیہ کسی غیر سے نہیں بیاہی گئی تھی۔ حتیٰ کہ بنی بویہ جیسے با اقتدار حکمراں بھی اپنی اس قسم کی آرزو میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یہ لکھکر فرماتے ہیں کہ "اب تو یہ حال ہے کہ ہمارے زمانہ کے خلیفہ نے محض نائب السلطنت کے دباؤ میں آکر اس کے ایک غلام سے اپنی بیٹی کا عقد کر دیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" طغرل بیگ ہی نے فقیہوں کے سب سے پہلے مشہور مدرسہ نظامیہ کی بغداد میں بنیاد رکھی۔ جو اس کی وفات کے چار برس بعد ۴۵۹ھ میں مکمل ہو گیا۔ اور شیخ ابو اسحاق شیرازی اس کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اسی مدرسہ نظامیہ ہی کے شاگرد شیخ سعدی علیہ الرحمۃ تھے جو فرماتے ہیں ؎

مرا در نظامیہ ادرار بود شب و روز تلقین و تکرار بود

۴۶۳ھ میں سلطان الپ ارسلان جانشین طغرل بیگ نے بحیثیت سپہ سالارِ خلیفہ بغداد بادشاہ روم کو شکست دے کر گرفتار کیا۔ مگر پھر مال کثیر لے کر پچاس برس کے لئے صلح کر کے اور بجا آوری حکم خلیفہ کا عہد لے کر اسے رہا کر دیا۔ ۴۶۶ھ میں

Marfat.com

سلطان الپ ارسلان نے مقتول ہو کر ملک شاہ الملقب جلال الدول کے لئے جگہ خالی کی۔ ۴۶۶ھ میں دجلہ میں اس قدر طوفان آیا۔ کہ ایک لاکھ مکان تباہ ہو گئے۔ دو مرتبہ نماز جمعہ کشتیوں میں ادا کیگئی۔

۴۶۷ھ میں خلیفہ نے ۴۵ سال سلطنت کر کے وفات پائی۔ اور اس کی جگہ المقتدی بامر اللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ جو بڑے دیندار متقی۔ قوی النفس اور عالی ہمت شخص تھے اس وقت سپین اور مراکش پر یوسف بن تاشفین کی حکومت تھی اس نے خلیفہ سے سلطان کا لقب لینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھا۔

۴۸۳ھ میں باب ابرز کے پاس بغداد میں ایک مدرسہ بنا۔ جس کے مدرسہ ابو بکر شاشی مقرر ہوئے ۴۸۴ھ میں ملک شاہ سلجوقی بغداد میں آیا۔ اور ایک بڑی جامع مسجد بنوا کر اصفہان چلا گیا۔ مگر پھر ۴۸۵ھ میں آکر خلیفہ کو کہلا بھیجا کہ فوراً بغداد کو خالی کر کے جہاں سینگ سمائیں چلے جائیں۔ آپ نے بہزار دشواری دس روز کی مہلت حاصل کی۔ اس مدت میں آپ نے روزے رکھے۔ اور بعد از افطار خاک پر بیٹھ کر ملک شاہ سے مخلصی کی دعا مانگی جو مقبول ہوئی۔ چنانچہ وہ بیمار ہو کر مر گیا۔ اور خلیفہ کی

Marfat.com

یہ کرامت دور و نزدیک مشہور ہو گئی۔

حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری رضؓ کے زمانہ میں ہندوستان میں اشاعت اسلام

جس وقت شیخ ہنکاری رحؒ پیدا ہوئے اس وقت سلطان سُبکتگین کے خلف الرشید سلطان محمود کے ذریعہ جسے خلیفہ بغداد نے یمین الدولہ کا خطاب عطا کیا تھا۔ بڑے زور و شور سے ہو رہی تھی۔ چنانچہ کشمیر و پنجاب کی تسخیر کے بعد قنوج اور متھرا میں بھی ۴۰۸ھ میں خدائے واحد کے نام کی منادی ہو چکی تھی۔ ۴۱۵ھ جبکہ شیخ ہنکاری رضؓ چھ سال کے تھے سلطان موصوف نے سومنات کے بتکدہ کو نعرۂ تکبیر سے سرنگوں کر دیا اور بت فروش بننے سے بُت شکن کہلانے کو ترجیح دی ۴۲۹ھ میں ہانسی اور سونی پت سلطان مسعود کے ہاتھوں اسلامی غزنوی سلطنت میں شامل ہوئے

جب ۴۳۱ھ میں حضرت شاہ حسین زنجانی علیہ الرحمۃ دین حقہ کی منادی کر کے واصل بحق ہو گئے۔ تو ان کے پیر بھائی حضرت شیخ علی ہجویری المشہور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ دینِ برحق کی تبلیغ

Marfat.com

کے لئے مامور ہوئے۔ اور خلق اللہ کو اپنے فیضان باطنی سے مستفیض کر کے در ۴۶۵ھ شہر لاہور میں جو سلاطین غزنوی کا دار الخلافہ تھا شاہد حقیقی سے جاملے۔

حضرت ابوالحسن علی ہنکاری کے زمانہ حیات میں ممالک محروسہ ہندوستان مفصلہ ذیل غزنوی بادشاہوں کے زیر اقتدار رہے

محمود یمین الدولہ (۴۲۱ھ) ۔ محمد جلال الدولہ (۴۲۱ھ) ۔ مسعود اول ناصر الدین اللہ (۴۳۲ھ)
مودود شہاب الدولہ (۴۴۰ھ) ۔ مسعود ثانی (۴۴۰ھ) ۔ علی ابوالحسن بہاء الدولہ (۴۴۰ھ) ۔
عبدالرشید اعز الدولہ (۴۴۴ھ) ۔ فرخ زاد جمال الدولہ (۴۵۱ھ) ۔ ابراہیم ظہیر الدولہ (۴۵۱ - ۴۹۲ھ)

اسی بادشاہ کے عہد میں جناب شیخ الشیوخ رضنے وصال پایا۔

شیخ ہنکاری رض کے وصال کے بعد مسلمانوں پر مصیبت کا نزول

دیندار خلیفہ بغداد المقتدی بامر اللہ کی وفات سے ایک سال پہلے جبکہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح ابھی پندرہ برس کے تھے حضرت شیخ الشیوخ ابوالحسن علی ہنکاری رض واصل بحق ہوئے۔

اس وقت غزنی اور پنجاب وغیرہ میں سلطان ابراہیم ظہیر الدولہ کی مصر وغیرہ میں مستنصر ابوتمیم کی۔ اور سلاجقہ کی مملکت پر

Marfat.com

ناصرالدین محمود ابن ملک شاہ کی حکومت تھی۔ آپ کے وصال کے بعد سلاجقہ کی عظیم الشان سلطنت مختلف حصوں میں منقسم ہو گئی ۷۹۰ھ میں نیقیہ پر فرنگیوں نے قبضہ کر لیا۔ اور یہی سب سے پہلا شہر تھا جو ان کے قبضہ میں آیا۔ اور اس میں اپنی حسب مرضی کفر پھیلایا۔ اور قتل و غارت کا بازار قرب و جوار میں خوب گرم کیا۔ کہتے ہیں کہ والئے مصر نے سلجوقیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے فرنگیوں کو بلا بھیجا۔ مگر ہر طرف سے لوگ ان کے برخلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس سے دو سال بعد اصفہان میں باطنیوں کا خوب زور پھیل گیا۔ اور فرنگیوں نے ڈیڑھ ماہ کی قلعہ بندی کے بعد بیت المقدس کو فتح کر لیا۔ اور ستر ہزار آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ ان میں بہت سے علماء عباد و زہاد بھی شہید ہوئے بہت سے مشاہد ڈھا دیئے گئے۔ اور بے شمار یہودیوں کو ایک کنیسہ میں جمع کر کے آگ لگا دی۔ بقیۃ السیف نے بغداد میں آ کر ان دلخراش واقعات کا ذکر کیا۔ شعراء نے مرثیے لکھے۔ جن کو سنکر لوگوں میں جوش پھیل گیا۔ بادشاہوں کو غیرت دلائی گئی۔ جنہوں نے اتفاق کر کے ظالموں کو بیت المقدس سے بیک بینی و دو گوش نکالدیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ مگر پھر فرنگیوں نے

Marfat.com

سروج، حیفا، ارسوف اور قیساریہ پر ۵۹۴ھ میں قبضہ کر لیا۔

اور عراق میں باطنیوں نے خروج کر کے سینکڑوں بے گناہوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ قصہ مختصر شیخ علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے باہمی نفاق سے فائدہ اٹھا کر کافروں اور بے دینوں کو قتل و غارت کا موقع مل گیا۔ جن کا قلع قمع ۵۸۳ھ ۔سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ کفر شکن سے ہو گیا۔

تاریخہائے انتقال شیخ الشیوخ حضرت ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری

بو الحسن آن رہبرِ دینِ رسول — چوں ز دنیا گشت راہی جناں
آفتاب آمد دگر تاج عطا ۴۸۶ھ — سالِ وصل آں شہ والا مکاں
سرورِ ہادی بگو اے خوشخصال — شاہ طیب بو الحسن داں اے جواں ۴۸۶ھ
ہم شہ عادل امام اولیا — قطب ربانی ولی اللہ خاں ۴۸۶
گفتہ ام اہلِ محبت اے عزیز ۴۸۶ھ — باز مہتاب ازل کردم بیاں ۴۸۶

یہ تاریخیں کتاب گنجینہ سروری میں مندرج ہیں۔ سفینۃ الاولیا

مؤلفہ شہزادہ دارا شکوہ میں تاریخ محرم ۴۸۶ھ درج ہے۔

Marfat.com

اور کتاب مسالک السالکین میں لکھا ہے کہ "آپ یکم محرم ۴۸۶ھ کو بعہد خلافت المستظہر باللہ خلیفہ بست و ہشتم عباسی کے جنت کو سدھارے ۔ بعض نے وصال آپ کا ۴۸۴ھ یا ۴۸۵ھ میں لکھا ہے ۔ مزار پرانوار بغداد میں ہے"۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں ۔ آپ نے خلیفہ مقتدی بامراللہ کے عہد میں وصال پایا کیونکہ خلیفہ مستظہر کا سالِ جلوس ۴۸۷ھ ہے ۔ تاریخ رحلت یکم محرم ۴۸۶ھ ہی اصح سمجھنی چاہیئے ۔ کیونکہ اسی پر مورخین کا اتفاق ہے ۔

جناب شیخ المشائخ کے متعلق قلمی ذکار قلندری سے اقتباس

محبوب اللہ الباری شیخ ابراہیم المشہور ابوالحسن علی ہاشمی عرف وایقان کے مربع نشین ۔ جلوہائے جمال کے مظہر تجلیات جلال کے مصدر، علم ادب کے اعلم ۔ اسرار رب کے کاشف ۔ بازار ذوق وشوق کی رونق تھے ۔ ابتدا میں آپ اپنے پدر بزرگوار شیخ محمد کے ساتھ صحبت رکھتے تھے ۔ آپ بڑے اولوالعزم شیخ تھے اس شیخ عالی درجت کے فیضانِ خدمت سے اکثر طالبانِ حق نے

محبان محبوب مطلق اپنے مقصود کو پہنچ گئے ۔ چنانچہ آشنائے بحر توحید حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومیؒ جو جناب فیض مآب حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بیعت ہیں ۔ آنجناب یعنے شیخ ابوالحسن علی ہنکاریؒ کی خدمت میں اٹھارہ سال خدمت گذاری اور فرمانبرداری کرکے اور محنتیں اُٹھا کر مسند ارشاد پر متمکن ہوئے ؎

آن شیخ مشائخانِ اکمل — کو بود بعہدِ خویش افضل
سرچشمہ فیضِ جاودانی — دانندۂ لفظ ہم معانی
دانائے رموزِ عشق بازی — آگاہ ز رمزِ جانگدازی
بازار محبتِ الٰہی — زو یافتہ رونقِ کماہی
رنگِ گلِ بوستانِ طلاب — در کشتنِ نفس تیغ را آب
سلطان سریر دردمنداں — تائیدکن خدا پسنداں
در عشق و محبتِ خداوند — ببریدہ ز خویش رسم پیوند
در ساختہ با خدا ہمیشہ — از غیر خدا جدا ہمیشہ
بُد صدر نشینِ محفلِ راز — در عشقِ خدا بغیرِ انباز
روشن کن شمع رہ دمانہا — عزت دِہ اہل خاندانہا
شد مبہ بیَہ قلم کجا تو انار — یک گام بوصف جیش رواند

Marfat.com

توصیف صفات آن یگانہ　　نایدز کس اندریں زمانہ
چوں بود نبزد حق گرامی　　زاں بو الحسنؒ است نام نامی

اقتباس از نسب نامہ مولفہ حضرت پیر نبی بخشؒ وغیرہ

براہیم شیخ زمین و زمن　　شہیر جہاں حضرت بو الحسنؒ
سر عارفاں رہبر کاملاں　　کہ بر کوہ ہنکار ماوائے آن
سکونت چو بر کوہ ہنکار داشت　　ببینہ درون گنج اسرار داشت
جہاں فیض از خدمت اور بود　　دل مردہ از صحبتش زندہ بود
رقم کے شود وصفش از صد دبیر　　مریدش شدہ پیر پیران پیرؒ

جب چہل پر گئے ابو الحسن جی برس چالیس کا چلہ کینا۔
عرش اور فرش کی ہو گئی محرمی سر اخفا کا بھید لینا
جلوہ ذات پر آنکھ جب کھلی گئی تب نبی سے ہوا معمور سینا
تاروں پیر کو پاک جناب ستار وہاں نے جی حسن محبوب خطاب دینا

پیراں پیر دستگیر پر تھی تسلطان الموحدین محبوب حضرت باری ہیں
نس سکہ جنید شیخ محمد جی کے نند مخزومی ابو سعید جیسے جنکے بھنکیاری ہیں
تاریخوں میں پڑھیں شجرہ قادری غور کریں سے تساں شبہ بھاری ہیں
عبد المطلب کی انس غوث الاعظم کے دادا پیر حضرت ابو الحسن قریشی الہاشمی الہنکاری ہیں

Marfat.com

سلسلہ

مشائخ حضرت ابوالحسن علی ہنکاری رض

چونکہ اس سلسلہ کے مشائخ کے مفصل حالات اکثر کتب میں ملتے ہیں - اس لئے یہاں ان کا اعادہ تحصیل حاصل ہے صرف شجرہ نقل کر کے ہر شیخ کے نیچے تاریخ وصال لکھدیجاتی ہے -

از طفیل بوالحسن ہنکاری عالی مقام
۱ محرم ۴۸۶ھ
از طفیل بوالفرح طرطوسی رض شاہ انام
۳ شعبان ۴۴۷ھ

از طفیل قطب دوران عبدالواحد تمیز
۲۰ ربیع الثانی ۴۲۵ھ
از طفیل ابن حارث حضرت عبدالعزیز
۱۱ ذوالحجہ ۳۳۶ھ

از طفیل حضرت بوبکر شبلی رح نامور
۲۷ ذوالحجہ ۳۳۴ھ
از طفیل شیخ بغدادی جنید رض باخبر
سنہ ۲۹۷ھ

از طفیل بوالحسن سری سقطی نامدار
۳ رمضان ۲۵۳ھ
از طفیل حضرت معروف کرخی کامگار
۲ محرم ۲۰۰ھ

از طفیل حضرت داود طائی خوش سیر
۲۸ ربیع الاول ۱۶۵ھ
از طفیل شاہ عجمی آل حبیب نامور
۳ ربیع الآخر ۱۵۶ھ

از طفیل حضرت خواجہ حسن بصری ولی
۴ محرم ۱۱۰ھ
از طفیل حضرت شیر خدا مولے علی رض
۲۱ رمضان ۴۰ھ

از طفیل سید الکونین ختم المرسلین
۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ
رحمت عالم حبیب حق شفیع المذنبین ص

عفو کن عصیان من بنما صراط مستقیم
عاصی و گم گردہ راہم ذات پاک تو کریم

در دم مرگ تو زحیم زیاد تو یابم وفات
خاتمہ بالخیر گردد عاقبت گردد نجات

حضرت معروف کرخیؒ کو امام علی موسیٰ رضاؓ سے بھی فیض پہنچا تھا اس لئے حضرت معروف کرخیؒ سے اوپر یہ شجرہ دو شاخہ ہو گیا ہے۔ حضرت امام علی موسیٰ رضا والے سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں۔ اس کے متعلق شجرہ قلمی اذکار قلندری سے درج کیا جاتا ہے جو حضرت ابوالحسن علی ہنکاری سہ کی اولاد سے ایک شیخ کامل حضرت قلندر شاہ ولی رحمۃ اللہ کا منظوم ہے :-

۱۲۴۵ھ

یارب بکمالِ آنکہ عالم — مملو ز فیضِ اوست ہر دم

آن مشرقِ نیرِ امامت — آن مطلعِ اخترِ کرامت

آن مفخرِ جملہ وُلد آدم — یعنی کہ رضاؓ امام عالم

۱۹ صفر ۲۰۳ھ

یارب بکمال شاہِ شاہاں — سر حلقۂ خیلِ دیں پناہاں

روشن گہرے زکانِ احمدؐ — رنگیں گلِ بوستانِ احمدؐ

یعنی شہ دیں امام کاظمؒ — سالارِ اکارم دا عاظم

۲۵ رجب ۱۸۳ھ

یا رب بکمال آں شہِ صادق — آن نادرِ کارخانہ قدر

آں لالۂ گلشنِ نبوت — آن سرورِ حدیقۂ فتوت

افلاک و زمین ازو منور — شاہنشہ دیں امام جعفرؓ

۲۴ شوال ۱۴۸ھ

یارب بکمال آن شہنشاہ — کز مرتبہ اش کسے نہ آگاہ

آن روشنیٔ دو چشم حیدرؓ — آرام دلِ رسولِ داور

Marfat.com

که امام دوم را است — در چشم جهان از و ضیا است
یا رب بجمال آن شه راد — یعنی که امام زین عباد
آن قدوه زمره ائمه — ارشاد خدا نقش بذمه
شاہے که علی ثانی است او — در بحر معانی است او
یا رب بجمال آفتابے — کز نورِ وے است مهتابے
شاهِ شهدا امام دوران — فخرِ کرا شفیع عصیان
شاهنشهِ خطهٔ امامت — آرائش مسندِ کرامت
معصوم ز جملهٔ شر و شین — یعنی که حسنین امام کونین
یا رب بجمالِ حیدر پاک — آن جاے نشین شاه لولاک
آن ابن عم رسولِ رهبر — آن قوت بازوے پیمبر
آن حیدر بیشهٔ ولایت — آن منبعِ چشمهٔ ولایت
آن قائل سلونی — کشافِ سرائر درونی
آن بابِ مدینهٔ معارف — آن اعظم زمرهٔ عارف
موصوفِ صفات لحمک لحمی — ممدوحِ حدیثِ انت منی
شاهیکه امام اولیا بود — شاهیکه وقار اتقیا بود
یا رب بکمالِ شاه مرسل — آن فخرِ هر آخر و هر اول
آن خسرو کافه برایا — آن شافع جملهٔ خطایا

Marfat.com

آں باعث خلقت خلائق | آں اول جملہ حقائق

ثنا

شاہیکہ ز فیض او شد آدم | ناجی ز مہالک دمادم
شاہیکہ چو گشت یاور نوح | دستش بگرفت لطف سبوح
شاہیکہ چو کرد لطف اظہار | آتش بخلیل گشت گلزار
شاہیکہ بحال ماہ کنعان | بس کرد کرم بچاہ کنعاں
شاہیکہ کلیم را ازو بود | صد گونہ عنایت و بسے جود
شاہیکہ مسیح داشت ازوے | لطف و کرم و عطا پیاپے
قربان سر من بنام نامش | فخر ہمہ انبیا غلامش

مناجات

بر حالت زار من کرم کن | الطاف بجان مضطرم کن
از لطف و کرم بحال من بیں | در حالت پر ملال من بیں
ہر چند کہ بس گناہ کردم | زاں نامہ خود سیاہ کردم
لطف تو امید گاہ من بس | فضل و کرمت پناہ من بس
از بخشش عفو خود نوازم | از تاج عطات سر فرازم
از آب حیات رحمت خویش | کن زندہ دل من الم کیش
دہ راہ بسوئے خویش مارا | خواں بر سر کوئے خویش مارا

Marfat.com

عشقم بجمالِ خویشتن دہ — نم بوصالِ خویشتن دہ

از آتشِ عشقِ خانمان سوز — شمعے بسرائے من برافروز

وہ ساغرِ شوقِ خود پرم — کن از مے عشقِ خویش مستم

دردے بدلم بکن کرامت — دردے کہ رہاند از ندامت

دردے کہ دوائے جانِ من اوست — آرام دہ روانِ من اوست

در رنج و بلا صبوری ام دہ — از دنیائے دوں نفوری ام دہ

از جنبشِ این کمینہ دنیا — دامانِ دلِ حزیں میالا

بر جادۂ شرع استقامت — کن از کرمِ خودم کرامت

مشغول بکن دلِ حزینم — باسنتِ خیر مرسلینؐ

از نورِ سنن روانم افروز — این شمع بخانمانم افروز

تاریکیٔ بدعت مکدر — از جانِ غمینِ من برون بر

زین بادہ صراحیم تہی ساز — این برق بخرمنم میانداز

از ظلمتِ ہند دورم افگن — در بحرِ بہاو نورم افگن

یعنے برسان بطیبۂ پاک — آن مسکنِ شاہِ تختِ لولاکؐ

محظوظ کن از زیارتِ شاہ — آن بر ہمہ خسروان شہنشاہ

آن شاہ کہ ہر کہ ہست جزنو — نازد بغلامئِ درِ او

در جملہ اماکنِ مکرم — در جملہ مساکنِ معظم

Marfat.com

از جنسِ مقابر و مساجد — آثار عجیب و ہر مشاہد
از فضلِ خدائے خدا رسانی — بہر طلب منا رسانی
مقبول کنی دعا بہر جا — حاجات کنی روا بہر جا
من بعد بطیبہ ام بداری — بغداد شہر مرا بروں بہاری
تا موت من حزین بسر آنہ — باشد بمقام مشاہدہ اندم
مقبورہ بقبہ پاک گردم — آسودہ دواں مغاک گردم
این است مرا مراد جانی — حاصل بکنش چنانکہ دانی

حضرت شیخ ابوالحسن رضہ کے آفتاب فیضان کی ضو باری

حضرت ابراہیم شیخ ابوالحسن علی ہنکاری

- شیخ ابو سعید مبارک مخزومی رضہ
  - شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضہ
    - سید عبد الرزاق رضہ
      - ابو محمد صالح
      - شاہ زین الدین
    - سید عبد العزیز رضہ
      - سید محمد ہتاک
    - شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رضہ
      - شیخ عمار یاسر رضہ
        - شیخ نجم الدین احمد کبریٰ رضہ
          - ورقۃ التاج سلسلہ کبرویہ رضہ
- شیخ ابو طاہر رضہ
  - شیخ محمد موسیٰ رضہ
    - سلطان ابو علی رضہ
      - سلطان رشید الدین رضہ
        - سلطان قطب الدین رضہ
          - سلطان بہاؤ الدین رضہ
            - سلطان التارکین حبیب الدین حاکم رضہ

مذکورہ بالا بزرگان حضور کی اولاد میں سے ہیں جن میں خرقہ وجدیہ متداول چلا آیا۔

حضرت شیخ غوث الاعظم رضہ کے اور بھی کئی خلفاء ہو گئے۔ جن سے سلسلہ قادریہ فیضان کی گوہر باری ہوئی۔ مگر مجھے یہی معلوم ہو سکے ہیں۔

Marfat.com

دعا

یارب بکمال آن نکو نام — آن قدوۂ خاص و رہبر عام
آن صاحب عز و جاہ و تمکین — یعنی کہ ابو الحسن شہ دین
یارب بکمال رہبر راہ — آن شیخ ہمہ شیوخ ذی جاہ
آن نزد خدا بسے گرامی — یعنی کہ ابو سعید رح نامی
یارب بکمال غوث اعظم رض — آن بر ہمہ اولیا مقدم
محبوب جناب ذو الجلالی — شاہنشہ ملک بے مثالی
ہر روز بقامت شاہ اجمل — از عمر جہاں شود اطول
اقبال کمینہ چاکرش باد — دولت ز ملازم درش باد

معاصرین حضرت شیخ ابو الحسن علی ہنکاری رح

جناب شیخ الشیوخ نے جو زمانہ پایا وہ علمی اور ادبی لحاظ سے مسلمانوں کے لیئے بڑے کمال و عروج کا وقت تھا چنانچہ ذیل کی فہرست سے جو مشتے نمونہ از خروارے سمجھنی چاہیئے میرے قول کی تصدیق ہوگی۔ یہ اُن صاحبوں کے نام ہیں۔ جنہوں نے جناب شیخ رض کے زمانے میں وفات پائی

(۱) ابو احمد عسکری الادیب (۲) رمانی نحوی (۳) ابو الحسن

Marfat.com

ماسرجسی شیخ الشافعیہ (۴) دارقطنی الحافظ (۵) ابن ابی زید
شیخ المالکیہ (۶) ابوطالب مکی صاحب قوۃ القلوب (۷) ابن
بطہ الحنبلی (۸) خطابی اللغوی (۹) جوہری صاحب الصحاح (۱۰)
ابوالحسن القابسی (۱۱) ابن ابی نباتہ صاحب الخطب (۱۲) الضریر المفسر
(۱۳) ابوعبدالرحمن السلمی شیخ الصوفیہ (۱۴) ابن الفخار عالم اندلس۔
(۱۵) سرتاج القراء ابوالحسن حمامی (۱۶) سرتاج صوفیہ ابوعبدالرحمن
السلمی (۱۷) سرتاج الملوک سلطان محمود بن سبکتگین (۱۸) سرتاج
نحویاں ابن جنی (۱۹) سرتاج بلغاء بدیع (۲۰) سرتاج مفسرین ابوالقاسم
نیشاپوری (۲۱) شیخ تقی الدین بن صلاح (۲۲) ابوبکر برقانی (۲۳)
قدوری شیخ الحنفیہ (۲۴) ابن سینا شیخ الفلاسفہ (۲۵) ابوالحسن
البصری المعتزلی (۲۶) مکی صاحب الاعراب (۲۷) سلیم الرازی۔
(۲۸) ابوالعلاء المعری (۲۹) ابن بطال شارح بخاری (۳۰) ابن
حزم الظاہری (۳۱) بیہقی (۳۲) ابویعلی بن الفراء شیخ الحنابلہ (۳۳)
حضری شافعی (۳۴) ہذلی صاحب الکامل فی القرات (۳۵) عبدالقاہر
جرجانی (۳۶) شیخ ابواسحاق شیرازی (۳۷) اعلم النحوی (۳۸)
ابن الصباغ صاحب الشامل (۳۹) المتولی امام الحرمین (۴۰)
بزدوی شیخ الحنفیہ (۴۱) شیخ مخدوم علی گنج بخش ہجویری (۴۲)

۴۶۵ھ

Marfat.com

شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ (۴۲۵ھ) ابوالقاسم علی گورگانی (۴۵۰ھ) شیخ اخی فرح زنجانی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۷ھ) شیخ ابو علی فارمدی (۴۷۷ھ)

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی طوسی رحمۃ اللہ علیہ (۵۰۵ھ) اور چراغ چشتیاں خواجہ مودود چشتی (۵۲۷ھ) آپ کے حین حیات عالم ظہور میں آئے۔ مگر آپ کے بعد واصل بحق ہوئے۔

حضرت شیخ ابوالحسن کا اپنی اولاد کے متعلق ارشاد اور واقعات سے اُس کی تصدیق

سلاسلِ انوار میں ہے کہ ایک بزرگ نے آپ سے سوال کیا کہ انتَ شیخ الاسلام (کیا آپ شیخ الاسلام ہیں) آپ نے جواب دیا۔ انا شیخ فی الاسلام وخرج من اولادہٖ وحفدہٖ جماعۃ تقدموا عند الملوک وعلت مراتبہم منہم فقراء و منہم امراء۔ خرج اور علت فعل ماضی ہیں۔ اور تقدموا مضارع اس لئے یہ عبارت کچھ بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً ٹھیک عبارت یوں ہوگی۔ اَنَا شَیْخٌ فِی الْاِسْلَامِ وَیَخْرُجُ مِنْ اَوْلَادِیْ وَحَفَدِیْ جَمَاعَۃٌ تَقَدَّمُوْا عِنْدَ الْمُلُوْکِ وَتَعْلُوْا مَرَاتِبُہُمْ مِنْہُمْ فُقَرَاءُ وَمِنْہُمْ اُمَرَاءُ (میں ایک بوڑھا ہوں اسلام میں اور

Marfat.com

بہری اولاد واحفاد سے ایک جماعت نکلیگی - جو بادشاہوں کے نزدیک بیٹھی جائیگی - ان کا مرتبہ بلند ہوگا بعض ان میں سے فقرا ہونگے - اور بعض امرا) یہ ارشاد آپ کا ایک قسم کی پیشینگوئی ہے جو پوری ہوچکی ہے

آپ کے فرزند ارجمند حضرت شیخ طاہر رضؓ جو خلاصہ صاحبانِ صفا اور زبدۂ زمرۂ اہل وفا میں سے تھے - اور عرصہ شریعت و طریقت کو قدم ہمت سے طے کئے ہوئے تھے - جبل ہنکار میں آپ کے نائب مناب رہے مگر آپ کے پوتے شیخ موسےٰ رضؓ جو حُب دنیا وعقبیٰ سے فارغ البال تھے - جبل ہنکار سے ہجرت فرماکر سیستان میں جا رہے - اور اکثر مخلوق اللہ کو فیضیاب کیا - ان کے فرزند رشید شیخ ابوعلی رضؓ جو بڑے باہمت شخص تھے سیستان کو چھوڑکر کیچ مکران میں جا بسے - وہاں کے باشندوں نے جو سلطانِ وقت کی کاہلی اور بے عدالتی سے جاں بلب تھے - آپ کی ذاتِ بابرکات کو غنیمت سے سمجھا اور حاکمِ وقت کو معزول کرکے آپ کو اپنا فرمانروا منتخب کرلیا ۔

ابن بوعلی نہ فضلِ خداوندِ دوجہاں   سلطانِ اولاست دریں کہنہ خاکداں
انعو ومان شیخ مشائخ ابوالحسن رضؓ   از وے بہار تازہ رسید اندریں چمن

سلطان ابوعلی رحؒ نے جب اپنے فرزند ارجمند رشید الدین رحؒ کو

ہونہار دیکھا تو امورِ جہانداری کی سرانجام دہی کی زمام ان کے حوالے کرکے خود کنجِ عزلت میں جا بیٹھے۔ اور باقی عمر یادِ الٰہی میں بسر کردی ؎

سلطان رشید دین محمد   درداد دہی ز والدِ خویش

ق

اندر حقِ مردمانِ آں ملک   در عدل نہاد دو قدم بیش

جز عاشقِ خستہ دل نبودہ   حیران و حزین با جگر ریش

بار خرّم و خوش ہمہ رعیت   با خلقِ خلیقِ آں وفا کیش

انھی کی نسبت نسب نامہ حضرت نبی بخش میں مسطور ہے ؎

ہمیں است سلطاں رشیدِ بے جواب   کہ در پنج پیر است نامش عیاں

آپ نے بھی اپنے پدر بزرگوار کی تقلید میں گوشہ عزلت اختیار کرلیا۔ اور مہماتِ جہانبانی کی باگ اپنے فرزند رشید قطب الدین کو سپرد کی جنھوں نے ؎

چناں غم والم از حالِ مردماں بربود   بدل سرور و بجاں خرمی مہیا بود

[illegible] دلِ کسے نماند محنت شمنہ   بہیچ گونہ الم را دراں میاں رہ نہ

[illegible] خاطر ہمہ شگفتہ بود   زبیم شاہ خزانِ الم نہفتہ بود

شہ حلیم طبیعت [illegible]   بہ بذل و جود تواں گفت ابرِ گوہر بار

بعقل و علم [illegible] و فرہنگ در جہانبانی   سزاست او را بگویم سکندرِ ثانی

بوقت جنگ [illegible]   بحملہ بہ سر شکن جو رستمِ دستاں

Marfat.com

آپ ہی کے عہد میں حضرت سید احمد توختہ ترمذیؒ اپنے اہل و عیال سمیت کیچ مکران میں رونق افروز ہوئے اور آپ کے فرزند ارجمند شاہزادہ بہاؤ الدینؒ کے ساتھ اپنی صاحبزادی بی بی حاج کا نکاح کر دیا۔ جن سے تین فرزند پیدا ہوئے (۱) شہزادہ جمال الدین (۲) شہزادہ ضیاء الدین (۳) سلطان التارکین شیخ حمید الدین حاکمؒ جب سلطان قطب الدین حسب دستورِ بزرگان حکومت سے فارغ ہوئے۔ تو اورنگ نشینی کا قرعہ شیخ بہاؤ الدینؒ کے نام پڑا جنھوں نے دس سال بڑے عدل و انصاف سے مہمات ملکی کو سرانجام دیا اور بعد ازاں تخت و تاج اپنے سگے بھائی شیخ شہاب الدین ابو البقا کے حوالے کر کے اور اپنے دو چھوٹے صاحبزادوں حضرت شیخ حاکمؒ اور شیخ رکن الدین حاتمؒ (نواسہ قاضی رفیع الدین عباسی) کو ان کی سرپرستی میں چھوڑ کر اپنے ہمراہ دونوں بڑے شہزادوں کو لے کر حج کرنے روانہ ہوئے۔ مگر جب فارغ از حج ہو کر یمن صالحہ میں پہنچے تو جان بحق تسلیم ہو گئے۔ اور آپ کے فرزندان موصوف (یعنے شہزادہ جمال الدین اور ضیاء الدینؒ) نے مرقد پدر بزرگوار کی مفارقت گوارا نہ کر کے وہیں اقامت اختیار کر لی۔ چنانچہ ان کی اولاد یمن صالحہ ہی میں بیان کی گئی ہے۔

سلطان شہاب الدینؒ نے دو سال کی حکمرانی کے بعد مرضِ موت میں خلق اللہ کی خدمت اپنے بھتیجے سلطان حمید الدین حاکمؒ کے سپرد کی۔ اور خود شہزادہ تلبغہ اور ملک سرورؒ کو یتیم چھوڑ کر جان بحق تسلیم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سلطان حمید الدین حاکمؒ نے کتنی مدت حکومت کی اور پھر کیوں اور کس طرح چھوڑی؟ اس کا مفصل بیان تذکرہ حمیدیہ میں ہے یہاں بس اتنا ذکر ضرور کرونگا کہ حضرت شیخ الشیوخ رضؓ کی پیشینگوئی کہ میری اولاد میں بعض فقرا ہیں اور بعض امرا۔ حضرت حاکمؒ تک پوری ہو گئی۔ کیونکہ آنجنابؒ نے امارت چھوڑ کر فقر اختیار کر لیا۔ اور فقر بھی ایسا کہ باقی عمر فاقوں ہی میں گذار دی۔ بادشاہِ وقت فرمانِ جاگیر کشمیر لکھا کر دیتا ہے۔ مگر آپ اسے چاک کر کے پھینک دیتے ہیں کہ یہ املاک میری اولاد کی تباہی کا موجب ہوں گے ذرا دیکھو تو کہ بادشاہ کا اپنے ساتھ کس طرح مقابلہ کر کے دکھاتے ہیں

نشود سیر شہ از ملکِ ہفت اقلیم — بادشاہیم کہ ما سیر بیک تہ نانیم

فقر اختیار کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں ؎

اختیار الفقر کردم باتنِ خود از رضا — تا شود خوشنود با ما مصطفےٰ روز جزا

مفصلہ ذیل اشعار سے معلوم ہوگا کہ سلطنت چھوڑ کر آپ نے
کیا درجہ پایا۔

ملک عالم بہ پشتِ پا زدہ ایم　　توچہ دانی چہ پاکبازانیم
ہست پروانہ ما زعرش رفیع　　اللہ اللہ چہ شاہبازانیم

حضرت سلطان التارکین کا اختیار الفقر کچھ ایسا متعدی ہوا
کہ حضرت عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی معہ برادران خود علاقۂ لاہور
شیخ حبیب اللہ وغیرہ علاقہ جھنگ اور شیخ موسےٰ علاقہ لائلپور
میں جو آپ کے پوتوں کے پڑوتے تھے۔ مرجع ومقتدائے سلاطین
رہے مگر کیا مجال کہ کسی نے اس جیفۂ دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر
بھی دیکھا تین صدیاں اور بھی گذر گیئں۔ مگر وہ اثرِ متعدی بدستور
جاری رہا چنانچہ تیرھویں صدی تک آپ کی اولاد جس روش بزرگانہ
پر قائم رہی۔ اس کا اندازہ پیر مراد شاہ اور (۲) حضرت قلندر شاہ
۱۲۱۵ھ　　۱۲۷۸ھ
کے کلام سے ہوسکتا ہے ؂

(۱) چوں بوریائے فقر زآلہا است فخرِ من
کے عز و شان و شوکتِ شاہانم آرزوست

(۲) کجا بخاطرم آید سریر جم کہ مراست
ہزار دولتِ شاہی زبود یا حاصل

ان بابرکت بزرگوں کا عہد بھی گذر گیا۔ اور پنجاب میں انگریزی عملداری آتے ہی آپ کی اولاد کے دلوں میں حصولِ امارت کا خیال پیدا ہونے لگا۔ چونکہ ان لوگوں نے بزرگوں کی آنکھیں دیکھی ہوئی تھیں اور ابھی ابتدائے امارت تھی اس لئے جاہ و مرتبت کے حصول کے باوجود بھی اُن کا میلانِ خاطر فقر ہی کی طرف تھا۔ چنانچہ پیر غلام محی الدین شاہ صاحب مرحوم دست بکار و دل بیار رکھتے تھے۔ مگر اب پانسہ بالکل پلٹ گیا ہے درویشی تو جا ہی چکی تھی۔ امیری بھی حاصل نہ ہوئی اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے کیونکہ جو قوم اپنے نفس کو مٹا دے وہ خود بھی مٹ جاتی ہے جبتک انکا شیوہ فقر اور توکل اللہ پر رہا۔ امرا ان کی قدمبوسی کرنا اپنے لئے فخر و مباہات تصور کرتے رہے۔ مگر جب سے ان کے سر پر امیری کا بھوت سوار ہوا جبھی سے غلامی کا طوق گلے میں پڑ گیا۔ اگر یہ طریقت کے طریق سے پھر گئے تھے۔ تو صرف شریعت پر ہی قائم رہتے تاکہ ان کی عاقبت تو خراب نہ ہوتی۔ افسوس اب اس گلستان ہاشمی میں بعض ایسے خار پیدا ہو گئے ہیں۔ جو خاندان سلطان التارکین کے لئے باعث ننگ و عار ہیں۔

کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنے دوزخ بھرنے کے لئے اپنے آپ کو ایسے رواج کا پابند بتاتے ہیں۔ جو صریحاً احکام قرآنی کے

Marfat.com

مخالف ہے۔ وہ بے محابا یہ کلمہ کفر کہہ دیتے ہیں کہ ہم شریعت کے پابند نہیں۔ آہ جن بزرگوں کی اولاد کہلا کر فخر کیا کرتے ہیں کاش ان کے کسی کام میں تو مماثلت پیدا کرتے۔ ان سے تو وہ ہندو بچہ ہزار درجہ بہتر ہے۔ جو مشرف باسلام ہو کر اپنے افعال کو بزرگان دین کے مطابق بنا دے۔ الغرض میرے اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ حضرت شیخ ابراہیم ابو الحسن علی ہنکاریؒ کی پیشینگوئی اپنی اولاد کے متعلق آج حرف بحرف سچی نظر آرہی ہے۔ اور اُن لوگوں کی تکذیب کیلئے کافی ہے جو اولیاء اللہ کی کرامات کے منکر ہیں

حضرت شیخ الشیوخؒ کی اولاد ریاست بہاولپور۔ اضلاع جھنگ۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ لائل پور اور لاہور میں بکثرت آباد ہے۔ بیسیوں گاؤں کی مالک ہے۔ آج اس کے پاس لاکھوں ایکڑ اراضی کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ جس پر وہ فخر کر سکے اور یہ اسی زمین کی محبت ہے۔ جو اس کی زبان سے یہ کہلوانے لگ گئی ہے کہ وہ شریعت کی پابند نہیں۔ استغفر اللہ اگر وہی لوگ شریعت محمدیہؐ سے منحرف ہو جائیں جو آل نبیؐ کہلاتے ہیں۔ تو ہم اس پہ چلنے کی کیا یہود و نصاریٰ یا ہنود سے توقع رکھیں؟

Marfat.com

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اے وہ لوگو جو اپنے آپ کو عربی النسل بتاتے ہو کچھ تو خدا اور رسولؐ سے ڈرو اور شرم کرو۔ اپنی بے باکیوں اور شوخ چشمیوں سے باز آجاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ جو ذلت و مسکنت تم پر آج مسلط ہے وہ اور بڑھ جائیگی۔ اور تمہیں دارین میں ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔

ہر آنچہ شرطِ بلاغ است باتو برگفتم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

ابوالفضل غلام دستگیر نامی۔ محلہ چلہ بی بیاں لاہور

دوم۔ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء

تاریخ تالیف کتاب از مؤلف موصوف

چو حالات ہنگاری نیک نام	برائے قلم آمد از دست من
رقم کرد تاریخ نامیؔ شاد	کہ اعجاز آفاق ذکر الحسن
	۱۳۳۳ھ

Marfat.com

خطبہ بر علم الفرائض

مرتبہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی حاکمی مولف انیس الوارثین

ورواج اور شریعت پر بحث

تمہید

بعثتِ ختم الرسل سے پیشتر — حق شناسی سے تھے انسان بیخبر
ہو رہا تھا حال سب کا زشت و بد — نفس کے تابع تھے مثل دام و دد
قتل و غارت پیشۂ اعراب تھا — شیخ غاصب تھا تو قاتل شاب تھا
جب تھے کمزوروں کو یوں کہتے شکار — دین برحق ہو گیا بس آشکار
مل گئے ہر ایک کو یکساں حقوق — رُک گیا جور و ستم۔ قتل و فسوق
عورتوں کو ساتھ مردوں کے ملا — حصہ ترکہ سے بفرمانِ خدا
بنت و ابن و زوج و زوجہ ام و اب — وارثِ ترکہ ہنے بے تاب و تب
(بیٹی) (بیٹا) (خاوند) (بیوی) (ماں) (باپ)

کفن۔ دفن۔ قرض۔ وصیت

پیش از تقسیم کیجے یار من — چیز مکفولہ کو فک۔ گور و کفن
قرضِ مردہ پھر ہو باقی سے ادا — ثُلثِ باقی تک وصیت برملا
پھر جو باقی بچ رہے مال و منال — دیجے حقداروں کو بےلونج و ملال

بیٹے بیٹیوں کا حصّہ

Marfat.com

بیٹے بیٹی سے جسے حاصل ہو زین	دو ذکر کو مثل حظ الانثیین
اک ہی بیٹی ہو تو اس کو نصف دو	دو ثلث لیں ایک سے بڑھ کر ہوں جو

پوتے پوتیوں کا حصّہ

جب نہ بیٹے بیٹیاں باقی رہیں	پھر تو پوتے پوتیاں وارث بنیں
ساتھ بیٹی کے اگر ہوں پوتیاں	نصف ہوے گی سدس وہ بیگاں
بیش از یک ہوں اگر باقی بنات	پوتیوں کو پھر نہ کچھ بھی آئے ہات
پوتیوں کے ساتھ ہوں پوتے اگر (بیٹیاں)	ہونگی پھر تو پوتیاں بھی بہرہ ور
ان میں بھی تقسیم ہوبے شور و شین	اک ذکر کو مثل حظ الانثیین
بیٹیوں سے چھین کر پوتے نہ لیں	اک ثلث باقی پہ ہی قانع رہیں

شوہر اور بیوی کے حقوق

گر نہ بیوی کے کوئی اولاد ہو	نصف ۔ ورنہ اک ربع شوہر کو دو
ربع لیگی لاولد شوہر کی زن	ورنہ اس سے نصف ۔ یعنی ثمن

والدین کے سہام

بعد میت کے اگر اولاد ہو	دو سدس ماں باپ سے ہر ایک کو
بیٹا بیٹی ۔ پوتا ۔ پوتی ہو نہ گر	ماں ثلث اور مابقا لے پدر
پھر سدس دیں مادر میت کو جب	شوہر میت کے جب ہو ساتھ اب
بھائی میت کے اگر اک سے بڑھیں	اک سدس سے بیش پھر ماں کو نہ دیں

Marfat.com

باپ ہو گر زوجۂ میت کے ساتھ ۔۔۔ اُمِّ میّت کو بربع آئے گا ہاتھ

جداتِ صحیحہ کا حصہ

سدس نانی کو ملے جب ماں نہ ہو ۔۔۔ ماں کے ہوتے دادیوں کو بھی نہ دو

جملہ جداتِ صحیحہ باوقار ۔۔۔ اک سدس میں ہونگی یکساں حصہ دار

اخیافی بھائی بہنوں کا حق

بیٹا بیٹی پوتا پوتی اَب و جد ۔۔۔ جب نہ ہوں تو ہے یہ فرمانِ صمد

اک ثلث لیں مادری بھائی بہن ۔۔۔ بانٹ لیں باہم مساوی مرد و زن

ایسا بھائی یا بہن ہو ایک ہی ۔۔۔ واسطے اس کے سدس ہے اے اخی

سگے اور سوتیلے بھائی بہنوں کے حقوق

باپ یا اولاد جب باقی نہ ہو ۔۔۔ نصف ترکہ خواہرِ میت کو دو

جبکہ بہنیں ہوں زیادہ ایک سے ۔۔۔ دو ثلث ان سب کو مفتی بانٹ دے

ایک ہی بھائی ہو گر باقی رہا ۔۔۔ ترکہ حصے میں اسی کے آئے گا

اخوت و اخوات جب وارث بنیں ۔۔۔ مرد کو دو عورتوں کے مثل دیں

اک سگا بھائی اگر موجود ہو ۔۔۔ اور ماں والوں کا حق مردود ہو

گر ہو میت کی بہن اک ہی سگی ۔۔۔ لے گی سوتیلی چھٹا حصہ اخی

اُخت علاتی کو دو عینی کے ساتھ ۔۔۔ شرع کی رو سے نہیں کچھ آتا ہاتھ

ساتھ سوتیلی کے گر بھائی بھی ہو ۔۔۔ پھر تو باقی میں سے ثلث اسکو بھی دو

Marfat.com

اختِ عینی مثل دختر جانئے (سگی بہن) | اور علاتی کو پوتی مانئے (سوتیلی بہن)

وعظ

اے مسلمانوں کرو قرآں پہ غور | اور بناؤ مومنوں سا طرز و طور
جن کو حق نے ہے بنایا وارثین | آہ تم ترکہ انہیں دیتے نہیں
تم ہو پابندِ رواجِ کافراں | بن گئے ہو سنگ دیں بے گماں
حق ہیں جس دیں کے ہے اکملتُ لکم | اس کو ناقص گو ہو بے عقلی سے تم
بانٹتے ہو ترکہ اپنی عقل سے | حکمِ خالق کو نہیں ہو مانتے
چھوڑ کر شرعِ رسول اللہ کو | پیروی قانون منّو کی کرو
آہ مستورات کو کچھ بھی نہ دو | حصہ جائز وارثوں کا چھین لو
باوجودِ ایں ہمہ فسق و فجور | کہتے اپنے آپ کو ہو بے قصور
برخلافِ سنّتِ خیر البشر | لغو و بیہودہ ہے تقلیدِ پدر
باپ دادا کا رواج ناسزا | کیا سند ہے پیشِ حکمِ کبریا
کیا خبر اس امر کی تم کو نہیں | ہونگے طاغی فی جہنم خالدین
وارثِ خلدِ بریں ہیں متقین | ہے جہنم ہی مقامِ مذنبین
شک اگر اس حکم میں کچھ تم کو ہو | آیت تِلکَ حُدُودُ اللہ پڑھو

سن کے یہ خطبہ نہ جو توبہ کرے
بالیقیں وہ ہو کے کافر ہی مرے

اس کتاب میں جس کو شہر لاہور کا روحانی گائڈ کہنا چاہئے۔

[..]دفتگان لاہور کے جملہ اولیائے کرام و صوفیائے عظام کے حالات

[..]ایت شرح و بسط سے درج ہیں حضرت داتا گنج بخش صاحب حضرت میاں میر

[..]احب حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب حضرت شاہ محمد غوث صاحب۔

[..]ھو بھگت اور دیگر بیسیوں ہندو مسلمان فقرا کے حالات و کرامات و خوارق

[..]ادات کا مفصل طور پر ذکر ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک بزرگ کا روضہ

[..] جگہ واقع ہے۔ اور اس کا کیا حال ہے۔ منشی محمد الدین صاحب فوق نے اس

[..]ب میں۔ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اس کتاب کے جامع مکمل اور معتبر ہونے کے

[..]ئے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب خواہر زادہ

[..]رت محبوب الٰہیؒ و ہادی ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے۔ ایل ڈی بیرسٹرایٹ لاء

[..]وفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اور احسان شاہ جہانپوری نے اسکو بہترین تصنیف

[..]لیم کیا ہے۔ حجم کتاب ۲۰۰ صفحہ ہے۔ قیمت ۱۲ ار علاوہ محصول ڈاک

[..]مس تبریز مولانا روم علیہ الرحمۃ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی

رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و خوراک عادات میں کتاب اعلیٰ درجہ

[..]تصنیف ہے قیمت صرف ۶ ر علاوہ محصول ڈاک۔

[..]شتہر

مینجر رسالہ طریقت لاہور

Marfat.com

سوانح عمری حضرت داتا گنج بخشؒ کے مفصل و مکمل حالات دیکھنے ہوں تو اس کتاب کو جو تصوف اور رموز و نکات کی جان ہے۔ ضرور مطالعہ کیجئے حضرت کے ملفوظات اور ارشادات کا مفصل ذکر ہے۔ آپ کا نام۔ وطن کس زمانہ میں کہاں سے آئے اور کیوں آئے۔ اور اسلام کو آپ پر کس قدر فخر ہے اسلامی سلطنت اور اسلام کو روحانی طور پر آپ نے کس مضبوطی سے ہندوستان اور بالخصوص پنجاب میں قائم کیا حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حضرت بابا فرید شکر گنج ایسے ایسے جلیل القدر صوفیاء کو آپ کی خوشہ چینی کا کس قدر فخر حاصل تھا۔ اور نو سو سال پیشتر سے اب تک تمام اسلامی دنیا کس عزت سے آپ کا نام لے رہی ہے۔ آج سے نو سو سال پہلے پنجاب اور افغانستان کی صوفیانہ اور پولیٹیکل حالت کیسی تھی۔ یہ سب باتیں آپ کو اسی کتاب میں ملینگی۔

حضرت ابراہیم ادہمؒ جس میں شہنشاہ تعلیم و ولایت مفاتیح العلوم سیدنا حضرت ابراہیم ادہم بلخیؒ کے حالات و مقالات اعلیٰ کرامات اور انکے عارفانہ نکات و کلمات کے درج کئے گئے ہیں اور جنکے آخر میں سیدنا ابراہیم ادہم کے مرشد طریقت حضرت فضیل بن عیاضؒ کے مختصر حالات اور حضرت مفاتیح العلوم کے اکیس ہمنام بزرگان دین و علمائے کرام کا اجمالی ذکر درج ہے قیمت ۱۲؍ المشتہر: **مینجر رسالہ طریقت لاہور**

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

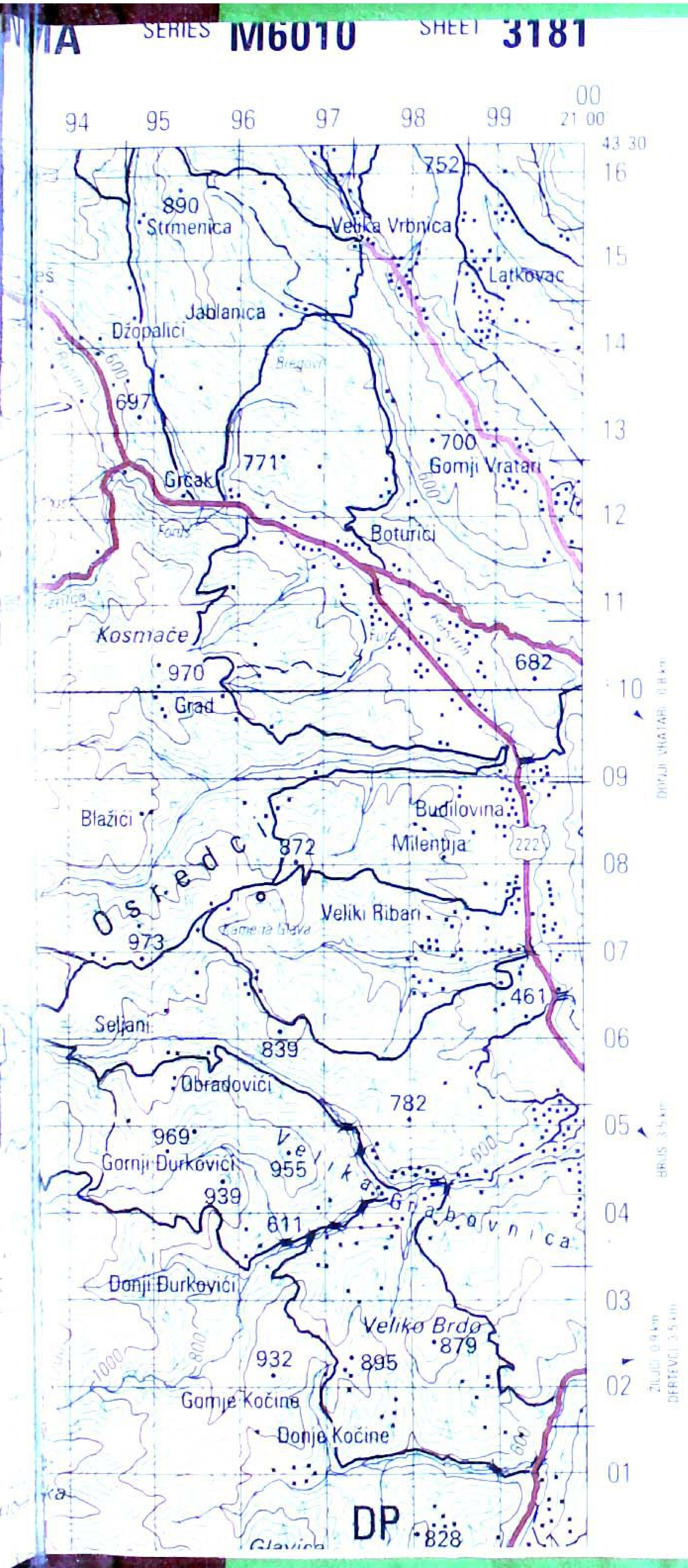
SERIES M6010
SHEET 3181
94
95
96
97
98
99
00
21 00
43 30
16
15
14
13
12
11
10
09
08
07
06
05
04
03
02
01
752
890
Strmenica
Velika Vrbnica
Latkovac
Jablanica
Džopalići
697
700
Gornji Vratari
771
Grčak
Boturići
Kosmače
682
970
Grad
DONJI VRATARI 0.8 km
Blažići
Budilovina
Milentija
222
872
Osredci
Veliki Ribari
973
461
Seljani
839
Obradovići
782
969
Gornji Đurkovići
955
Velika Grabovnica
BRUS 3.5 km
939
611
Donji Đurkovići
Veliko Brdo
879
932
895
Gornje Kočine
Donje Kočine
ŽILJCI 0.9 km
DERTEVCI 3.5 km
DP
828
600
800
1000

Marfat.com

675

Marfat.com

675

Marfat.com

سلسلہ کتب تصوف متعلق رسالہ طریقت لاہور نمبر ۱۰

عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ

الحمد للہ کہ دریں ایام پُرفتن بتفضلاتِ خداوندِ ذو المنن

ایں کتاب نایاب

موسومہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور

ذکر الحسن

بحالات بابرکاتِ حضرت شیخ الاسلام شیخ ابراہیم ابوالحسن علی الہاشمی العنکاری

رضی اللہ تعالےٰ عنہ دادا پیر حضرت پیران پیر رح

مولفہ

صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی ہاکمی مولف انیس الواثقین تذکرہ حمیدیہ وغیرہ

سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق سنہ ۱۹۱۵ء

مطبوعہ حمیدیہ سٹیم پریس لاہور بہ اہتمام بابو نظام الدین صاحب

مستاجر مطبع

Marfat.com